ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اگست 2018ء

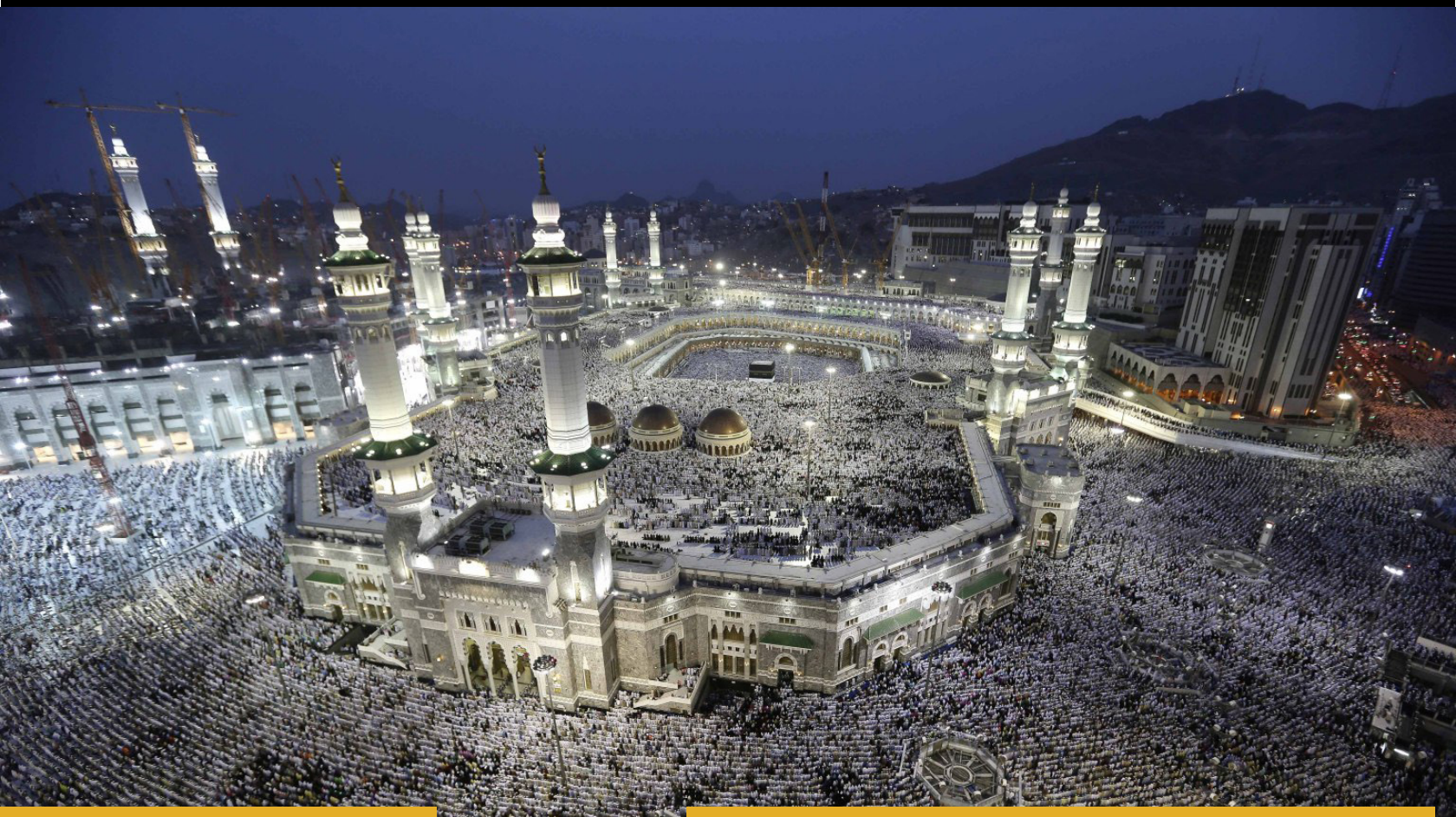

حج : بہترین زادِ سفر تقویٰ

طواف عشقِ الٰہی کی نشانی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشُّق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہوجاوے۔۔۔

طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گویا مرضاتِ اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہ رہے۔

(ملفوظات، جلد پنجم۔ قادیان : نظارت نشرواشاعت ،۲۰۰۳ء، صفحہ ۱۰۳)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اگست 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 8

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ	4
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیہ کا خلاصہ	5
☆	عیدالاضحیہ: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں ازمکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب	6
☆	عیدالاضحیہ: قربانی کی حکمت، فلسفہ اور بعض دیگر مسائل ازمکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصورؔ صاحب مربی سلسلہ	8
☆	ذکرِ حبیب سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازمکرم مولانا نصیر احمد قمرؔ صاحب	12
☆	محترمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ کا مختصر ذکرِ خیر ازمکرم مولانا شکیل احمد غوری صاحب مربی سلسلہ	18
☆	سالانہ رپورٹ حفظ القرآن سکول کینیڈا	19
☆	مسجد بیت الاسلام میں جلسہ یوم خلافت کی تقریب ازمحمد اکرم یوسف	22
☆	مکرم عبدالکریم قدسیؔ صاحب کے ساتھ ایک شام	24
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	27
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ۪ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ اِلَی الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الۡحَجِّ وَسَبۡعَۃٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ اَہۡلُہٗ حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ o

اَلۡحَجُّ اَشۡہُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِیۡہِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوۡنِ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ o

(سورۃ البقرۃ 2:197-198)

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقوی اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقوی ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّۃِ الۡوَدَاعِ، یَا اَیُّھَاالنَّاسُ! اَیُّ یَوۡمٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا: ھٰذَا یَوۡمٌ حَرَامٌ۔ قَالَ اَیُّ بَلَدٍھٰذَا؟ قَالُوۡابَلَدٌ حَرَامٌ۔ قَالَ: فَاَیُّ شَھۡرٍ ھٰذا؟ قَالُوۡا شَھۡرٌا حَرَامٌ۔ قَالَ: اِنَّ اَمۡوَلَکُمۡ وَدِمَائَکُمۡ وَاَعۡرَاضَکُمۡ عَلَیۡکُمۡ حَرَامٌ کَحُرۡمَۃِ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ بَلَدِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ شَھۡرِکُمۡ ھٰذَا ثُمَّ أَعَادَھَا مِرَارًاثُمَّ رَفَعَ رَاسُہٗ اِلَی السَّمَاءِ۔ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھَلۡ بَلَّغۡتُ مِرَارًا قَالَ: یَقُوۡلُ ابۡنِ عَبَّاسٍ: وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَوَصِیَّۃٌ اِلٰی رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا فَلۡیُبَلِّغِ الشَّاھِدُالۡغَائِبَ، لَا تَرۡجِعُوۡا بَعۡدِیۡ کُفَّارًا یَضۡرِبُ بَعۡضُکُمۡ رِقَابَ بَعۡضٍ۔

(مسند احمد۔ جلد اول، صفحہ 230)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے۔ اس سوال کے جواب کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سنو تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضورؐ نے ھل بلغت کے الفاظ کئی بار دوہرائے۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خون ریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں

اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے

اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے

جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرا آستانہ کا پتھر ☆ ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں۔ اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اُس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کا آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔ اور اُس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے۔ اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا۔ اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے۔ بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر سجدہ زمین کے لئے نہیں۔ ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 100-101)

☆ حاشیہ۔ خدا کا آستانہ مصدر فیوض ہے یعنی اُسی کے آستانہ سے ہر ایک فیض ملتا ہے۔ پس اسی کے لئے معبّرین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی خواب میں حجر اسود کو بوسہ دے تو علوم روحانیہ اُس کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حجر اسود سے مراد منبع علم و فیض ہے۔ منہ

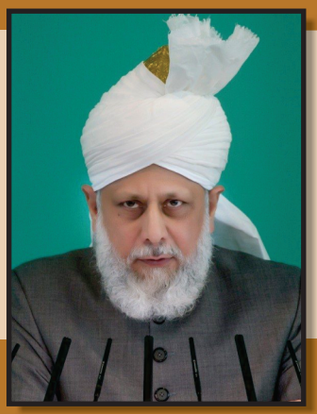

خلاصہ خطبہ جمعہ

اطاعتِ رسولؐ کا ایک مقصد جو وحدت کی لڑی میں پرویا جانا ہے اور وہ بھی خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتا

اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام پانے والوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مئی 2018ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ م بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o

(سورۃ النور 24:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ بیان فرمایا ہے کہ اگر کچھ شرائط ہو رہی ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہیں خلافت کا انعام عطا فرمائے گا اور تم خلافت کی نعمت سے فائدہ اٹھا سکو گے۔ اور یہ شرائط یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت قائم کرنے والے ہوں گے اور کسی قسم کا شرک ان میں نہ پایا جائے گا۔ قرآنِ کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال سے ہمیں اس زمانہ میں خلافت علی منہاجِ نبوت کے قائم ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان باتوں پر چلنا ضروری ہے یعنی نمازوں کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رسول کی اطاعت کرنا۔ اور رسول کی اطاعت کے متعلق ہمیں یہ حدیث یاد رکھنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے امیر کی اطاعت کرے گا اس نے میری اطاعت کی۔ اس حدیث کا اطلاق خلفاء پر بھی ہوتا ہے اور اس لحاظ سے خلیفہ کی اطاعت کرنا بھی ویسے ہی ضروری ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اس زمانہ میں جو خلافت ہے، یہ وہ خلافت نہیں ہے جو زبردستی سے قائم کی گئی ہے بلکہ یہ منہاجِ نبوت پر قائم ہے۔ اور اسی وجہ سے ہماری طرف سے جنگ کی تعلیم نہیں دی جاتی اور جبر کی تعلیم نہیں دی جاتی بلکہ حقیقی اسلامی تعلیم یعنی نمازوں کی طرف اور زکوٰۃ کی طرف اور اطاعتِ رسول کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ بے شک باقی مسلمان نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور اور عبادات بھی بجا لاتے ہیں لیکن ان میں وحدت نہیں ہے کیونکہ ان میں خلافت کا قیام نہیں ہے۔ ان کے علماء کی حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق نہایت ہی بگڑی ہوئی ہے اور اس حالت میں یہ لوگوں کی کچھ اصلاح نہیں کر سکتے۔ اور پھر جب ان لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دیا جاتا ہے تو نہ صرف وہ اس کو قبول نہیں کرتے بلکہ مخالفت میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اور اس کی تازہ مثال ہم نے سیالکوٹ میں دیکھی جہاں انہوں نے جماعت کے ایک گھر اور مسجد کو گرا دیا ہے۔ اور اپنے زعم میں اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور اب یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اور مساجد کو بھی گرائیں گے۔ یہ لوگ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف چل رہے ہیں اور ایسا ہی ہونا تھا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کیا ہوا ہے۔ جب تک یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو نہیں مانیں گے ان سے کسی بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو جیسا قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ

اِنما اشکو بثی و حزنی الی اللہ

(سورۃ یوسف 12 : 87)

یعنی میں تو اپنے رنج والم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں۔ بے شک اس بلڈنگ کا ایک ظاہری تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور اس کے گرنے سے ہمیں دکھ پہنچا ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور آپ کے بعد قائم کردہ خلافتِ حقہ سے مضبوط رشتہ جوڑا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک بار یہ پوچھا گیا کہ خلیفہ کا دنیا میں آنے کا کیا مقصد ہے تو آپؑ نے جواب دیا اصلاح۔ اور اپنے متعلق فرمایا کہ جب دنیا کے لوگ الٰہی تعلیمات کو بھول جاتے ہیں اور لوگ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی صفات جوش مارتی ہیں اور لوگوں کی اصلاح کے لئے ایک سلسلہ قائم کیا جاتا ہے اور نئے سرے سے تجدیدِ دین ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر یہ تبدیلیاں اپنے اندر پیدا نہیں کرتے تو ہمیں بڑی فکر کرنی چاہئے۔

پس خلافت کے قائم ہونے کے ساتھ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم قرآن کریم میں بیان کردہ ان شرائط پر عمل کر رہے ہیں جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت، نمازیں، زکوٰۃ، اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سب سے اول چیز جس کا حساب روزِ قیامت کو لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج کل رمضان کی وجہ سے لوگوں کی نمازوں کی طرف کافی توجہ ہوتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا تعلق صرف رمضان سے نہیں ہے بلکہ پوری زندگی کا حساب اللہ تعالیٰ کو دینا ہوگا۔

(باقی صفحہ 26)

عیدالاضحیٰ توحید کے قیام کے لئے اطاعت وفرمانبرداری کا درس عظیم ہے

اللہ کی محبت کے اعلیٰ معیار کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں فنا ہونے کا چولہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت میں فنا ہو کر پہن لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 7 نومبر 2011ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن، لندن

حضور انور نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ آج ایک دفعہ پھر ہماری زندگیوں میں عیدالاضحیٰ آئی ہے۔ جو کہ قربانی کی عید ہے اور اس قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جس نے انسان کو قربانی کے نئے اسلوب سکھائے۔ یہ وہ قربانی ہے جو خدا کی رضا کے حصول کے طریق سکھاتی ہے۔ وہ قربانی ہے جو خدا کی توحید کے قیام کے لئے کی گئی۔ پس اس عید کے دن ہمارا جمع ہونا اس لئے ہے کہ ہم صرف خوشی نہ منائیں۔ بیشک خوشی بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے منائی جاتی ہے۔ لیکن اصل خوشی اللہ کی اطاعت کا پہلو ہے یعنی اس خوشی کے پیچھے جو اطاعت وفرمانبرداری کے اعلیٰ معیار کے حصول کا مقصد عظیم ہے اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور اس سوچ اور روح کو اپنی نسلوں میں بھی قائم رکھنے کے لئے کوششوں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ کیوں کہ یہ عید خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور توحید کے قیام کے لئے اطاعت وفرمانبرداری کا عظیم درس دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ قربانی جس نے قربانی کے نئے اسلوب سکھائے نئے راستے سکھائے اور اطاعت کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے۔ وہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانی ہے۔ آپ دونوں نے توحید کے قیام کے لئے مسلسل قربانی کی۔ یہ ایک ہی خاندان اور گھرانہ تھا۔ آج اس عید پر اس قربانی کی یاد میں ہر احمدی کو خود بھی اور اپنی نسلوں کو ان معیاروں کے حصول کی کوشش کرنی ہوگی۔ ہماری خوشیوں کا محور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے اہل خانہ نے اطاعت وفرمانبرداری کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے توحید کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور حضرت اسماعیلؑ بھی اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ذبح ہونے کو بخوشی تیار ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے روک دیا کیوں کہ اولاد کی گردن پر چھری پھیرنا مقصد نہ تھا۔ بلکہ یہ مقصد اس وقت حاصل ہوگا جب مستقل قربانی کے لئے اولاد کو تیار کرو گے۔ تب ہوگا جب کامل فرمانبرداری کا اظہار ہو۔ اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں میں ڈال لو گے۔ تب ہی توحید کے قیام کی کوشش ہوگی۔ جس طرح قربانی کا اعلیٰ معیار حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے اولاد در اولاد جاری رکھا اور تلقین کرتے رہے۔ اس کو قائم رکھنے سے ہی ذبح عظیم کے مقصد کو پایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک شخص کے ذبح کرنے سے انسانیت کو کیا فائدہ ہوسکتا تھا۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خدا کی رضا کے حصول کے لئے مسلسل کوشش اور توحید کے قیام کے لئے مسلسل اولاد در اولاد تلقین کی جس کی وجہ سے انسانیت کو عبادت کے طریق معلوم ہوئے۔ خدا کی رضا کو مطمح نظر بنا کر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا سبق ملا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ان کے ذکر کو بعد میں زندہ رکھا کہ انہوں نے توحید کے قیام کے لئے بھرپور کردار ادا کیا اور یہ درس دیا کہ موت ہر ایک کو آنی ہے مگر کامیاب موت وہ ہے جو خدا کی رضا اور توحید کے قیام کی کوشش میں آئے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ کی کوششوں اور قربانیوں کی انتہا آنحضرت ﷺ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا بعث فیہم کے نتیجے میں آنحضرت ﷺ مبعوث ہوئے اور ذبح عظیم کے نمونے نئی شان سے نظر آنے لگے۔ خدا کی رضا اور توحید کے قیام کی نئی داستانیں رقم ہوئیں۔ اطاعت وفرمانبرداری کے نئے معیار قائم کئے گئے۔ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ وہ مردہ تھے اور آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ نے ان کو زندہ کر دیا۔ پہلے ان کو انسان بنایا، پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر خدا کی ذات میں فنا ہونے والا بنا دیا۔ انہوں نے اطاعت وفرمانبرداری کی وہ مثالیں قائم کیں کہ دنیا کو حیران کر دیا۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ قربانیاں دیں کہ ان قربانیوں نے مدتوں تلاطم برپا کئے رکھا۔ وہ مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے قرب خدا کے حصول کی کوششوں میں لگے رہے۔ اپنی تمام خواہشات کو اللہ کی رضا کو قبول کرتے ہوئے قربان کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ وحدت کو قائم کرنے کے اُصول آج بھی وہی ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہوئے ہی وحدت قائم کی جاسکتی ہے۔ دین واحد پر جمع ہوں گے تو وحدت قائم ہوگی۔ اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں گے تو وحدت قائم ہوگی اور پھر ہی انسانیت کے مقصد پیدائش کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ دین حق کی تعلیم کی روح کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ قرآنی تعلیمات میں وہ حقیقت پائی جاتی ہے جس سے سچائی کا ادراک ہوتا ہے۔ کیوں کہ پہلی اُمتوں کو پوست دیا گیا اور آنحضرت ﷺ کو مغز عطا فرمایا گیا۔ قربانیوں کی طرف توجہ ہوگی۔ توحید کے قیام کے لئے کوشش ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہونے کا چولہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں فنا ہو کر پہن لیں گے۔ تو پھر خدا بھی مہربان ہوگا اور وہی نتائج ظاہر ہوں گے۔ کیوں کہ اگر عبادتوں کا معیار قائم کیا جائے۔ ہر حرکت وسکون سے اطاعت اور توجہ کا اظہار ہو تو پھر خدا بھی بڑا لحاظ رکھتا ہے اور اس کا پاس رکھتا ہے اور یہ حالت فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنے کے لئے مسلسل کوششوں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم ان روکوں کو دُور کر سکیں جو احمدیت کی ترقی میں آرہی ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے دُور کرنا ہے۔ یہ مخالفتیں ناکام ہوں گی لیکن عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ بے شک احمدیت کی اکثریت نے جان مال وقت اور عزت کی قربانی کے اعلیٰ معیار دکھائے ہیں۔

(باقی صفحہ 26)

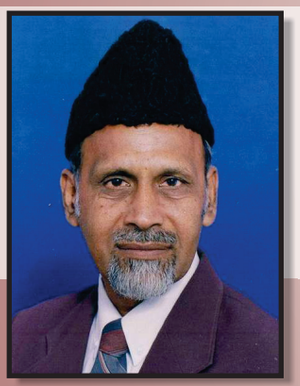

عید الاضحیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ۝ (سورۃ الحج 38:22)

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ۝ (سورۃ الصّٰفّٰت 37: 103-109)

ترجمہ: پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بَل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عید الاضحیہ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ اور مسیح موعود علیہ السلام کی عید الاضحیہ میں ایک مناسبت

’’آج عید الاضحیہ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینہ میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم ﷺ اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟

1- ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید اضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپ نبی آخر الزمان تھے۔ اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

2- دوسری مناسبت۔ چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ جیسے آپ لوگ بکری، اونٹ، گائے، دنبہ ذبح کرتے ہو۔ ایسا ہی وہ زمانہ گزرا ہے، کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عید اضحیٰ وہی تھی اور اس میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

قربانی کی حقیقت

یہ قربانیاں اس کالب نہیں پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہاء ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیّشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔ ...

عید الاضحیہ کی حقیقت

درحقیقت اس دن میں بڑا سر یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے۔ اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولہب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔ اور اُس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمت محمد یہ ﷺ پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں ان کی حقیقت اس امت مرحومہ میں دکھلائی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 326-327)

عید قربان کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پُر معارف خطبہ

’’اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں جو کہ بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو۔ کیونکہ ان قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں۔ اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سوار کی طرح سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو۔ جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے۔ ...

چنانچہ خدا جو اَصْدَقُ الصَّادِقِیْنَ ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نُسُک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے۔ اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس اے عقل مندو! اس میں غور کرو۔ اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی۔ اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا۔ اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا۔ اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے بہ تحقیق قربانیاں وہ سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا ﷺ سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان الفاظ میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے۔ اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک عید کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑے پہنیں اور طعام کو سارے منہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چبا دیں۔ خود اور ان کے اہل و عیال اور نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کے لئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے۔ اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں کا ہے تا قوم کو دکھلائیں۔ اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے؟ اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء تک محض اس لئے ہے کہ خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں۔ اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کے لئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ کچھ بھی حصہ حضور کا نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو۔ پھر طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور چارپایوں کی طرح، طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھر لیں اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں۔ اور گھوڑوں پر اور یکوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں اور کئی قسم کی زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بے ہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں (گزارتے ہیں۔)‘‘

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 31-49)

کامیابی کے لئے استقامت شرط ہے

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ تو بیٹا ذبح کر، حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی، مگر خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے۔ آج کل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جائے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزار ہا شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں لیکن ایک ابراہیمؑ ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 516)

اللہ تعالیٰ متقی کو ضائع نہیں کرتا

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

’’حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا۔ جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضائع کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا اور اس کا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اس قدر کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو جائے۔ دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 44-45)

ابراہیمؑ کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہئے

مزید برآں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ابراہیم کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہئے۔ جس طرح پر وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اسی طرح انسان ساری دنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کو ایک جذبہ پیدا ہو جاوے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ خود اس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم۔ قادیان: نظارت نشر و اشاعت، 2003ء، صفحہ 243)

عید الاضحیہ

قربانی کی حکمت، فلسفہ اور بعض دیگر مسائل

مکرم مولانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ

حقیقی عید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

’’ایک روایت میں ہے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا۔ اس کا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔

(سنن ابن ماجه۔ كتاب الصيام، باب فى من قام فى ليلتى العيدين) (خطباتِ مسرور، جلد3، صفحہ 647)

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشاندہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔‘‘

(خطباتِ مسرور، جلد8، صفحہ 1-2)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’یہ عید کا دن بھی آپ کو اس نیکی کے بجالانے والا، اس طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔... عید کے دنوں میں بھی مسکینوں کی خوشیوں میں شامل ہونا چاہئے۔ غریبوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہونا چاہئے۔... مسکینوں یتیموں کا خیال رکھنا نیکی ہے کیوں کہ یہ نیکی خدا کی خاطر کی جارہی ہوتی ہے۔... جماعت تو حتی الوسع ضرورت مندوں کو عید کے دن ضروریات مہیا کرتی ہے، ان کا خیال رکھتی ہے۔ کچھ نہ کچھ انتظام ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے صاحب حیثیت اس میں رقوم بھی بلکہ بعض اچھی رقوم بھجواتے ہیں۔ لیکن انفرادی طور پر بھی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس نیکی کو جاری کرے اور صرف اس عید پر ہی یہ خیال نہ رکھے بلکہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ ایسا ذریعہ اختیار کرنا چاہئے کہ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے۔ اور جن کو مدد دے کر پاؤں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے، ان کو کھڑا کیا جائے۔‘‘

(مشعلِ راہ۔ جلد5، حصہ سوئم، صفحہ 136-137)

عید الاضحیہ

سنّتِ ابراہیمی کے مطابق ہر سال دسویں ذوالحجہ کو حج کی برکات میسّر آنے کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کی یاد میں عید الاضحیہ یا عیدِ قربان منائی جاتی ہے۔ نمازِ عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے اس میں خواتین و حضرات، بچے اور بچیاں سبھی شامل ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اجتماعِ عید میں خواتین مخصوص ایّام میں بھی الگ بیٹھ کر ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تحمید کرتی، خطبہ عید سنتی اور دعا میں شامل ہوتی ہیں۔ تا وہ بھی اس عظیم الشان ابراہیمی قربانی کا فیضان حاصل کر سکیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اور ہر ایک قوم کے لئے ہم نے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے۔ تا کہ وہ ان چارپایوں پر جو اللہ نے ان کو بخشے ہیں۔ اللہ کا نام لیں۔ (پس یاد رکھو کہ) تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ پس تم اسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو (خدا کے سامنے) عاجزی کرنے والے ہیں۔ ان کو خوشخبری دے دے۔ ایسے لوگوں کو کہ جب اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی (خوشخبری دے دے) جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں۔ اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ (ہماری خوشنودی کے لئے) اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو بھی قابلِ عزت بنایا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بہت بھلائی ہے۔ پس انہیں صفوں میں کھڑا کر کے ان پر خدا کا نام لو۔ اور جب ان کے پہلو زمین پر لگ جائیں تو ان (کے گوشت) میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ۔ جو اپنی غربت پر قانع ہیں اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت سے پریشان ہیں۔ اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے فائدہ کے لئے بنایا ہے تا کہ تم شکر گزار بنو۔ (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔ لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ (درحقیقت) اس طرح اللہ نے ان قربانیوں کو تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے تا کہ تم اللہ کی ہدایت کی وجہ سے اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور تُو اسلام کے احکام کو پوری طرح ادا کرنے والوں کو بشارت دے۔

(سورۃ الحج 22:35-38)

احادیث

☆ عامر ابی رملہ نے کہا کہ حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! ہر صاحبِ استطاعت گھر پر ہر سال قربانی کرنا واجب ہے۔

(سنن ابو دائود۔ کتاب الضحایا۔ باب فی ایجاب الاضاحی)

☆ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ قربانی واجب ہے؟ انہوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی۔ اور آپؐ کے بعد مسلمانوں نے بھی قربانی کی۔ اور یہ سنت جاری رہی۔

(سنن ابن ماجه کتاب الاضاحی بال الا ضاحی واجبة هی ام لا)

قربانی کی اہمیت وفضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی والے دن آدمی کا کوئی عمل خدا تعالیٰ کو خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) کے عمل سے زیادہ پیارا اور محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں (پائے) سمیت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ (یعنی قربانی کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتا ہے۔ پس تم خوش ہوجاؤ۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة)

قربانی کی حکمت وفلسفہ

دسویں ذوالحجہ کو حج کی برکات میسّر آنے کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں عیدالاضحیہ منائی جاتی ہے۔

عید الاضحیہ کے دنوں میں قربانی کرنا ہر صاحبِ استطاعت کے لئے سنتِ مؤکدہ اور واجب ہے۔ اور اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ قربانی دینے والا اشارہ کی زبان میں اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور جو مجھ سے ادنیٰ ہے۔ میرے لئے قربان ہو رہا ہے۔ اسی طرح اگر مجھ سے اعلیٰ چیزوں کے لئے میری جان کی قربانی کی ضرورت پڑے گی تو مَیں اُسے بخوشی قربان کردوں گا۔ غرض قربانی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

''لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط (سورة الحج 22:38) یعنی خدا تعالیٰ تک گوشت اور خون قربانیوں کا ہرگز نہیں پہنچتا۔ بلکہ اعمالِ صالحہ کی رُوح جو تقویٰ اور طہارت ہے وہ تمہاری طرف سے پہنچتی ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 247)

فرمایا:

''دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے یہ گوشت اور خون سچی قربانی نہیں۔ جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں۔ مگر خدا نے یہ قربانیاں بھی بند نہیں کیں۔ تا معلوم ہو کہ ان قربانیوں کا بھی انسان سے تعلق ہے۔''

(براہینِ احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 424)

فرمایا:

''ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں۔ جو اپنے نفس کی قربانی ہے۔ جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضاء کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔''

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 151-152)

فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہر قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط (سورة الحج 22:38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے۔ مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ۔ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو۔ اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہوجاؤ۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 99 حاشیہ)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 جنوری 2005ء کو خطبہ عیدالاضحیہ میں فرمایا:

''اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے۔... خدا تعالیٰ جو تمہارے اندر تقویٰ قائم کرنے کے لئے تم سے قربانی مانگتا ہے۔... یہ گوشت اور خون جو تم نے جانور کو ذبح کر کے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ تقویٰ سے خالی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تو ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کی روح تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے اور مَیں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی کہ اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کے حکم پر عمل کرنے والا ہوا۔ اس قابل ہوا کہ اس پر عمل کرسکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کر رہے ہوں گے۔ تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کروگے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی تو جیسا کہ مَیں نے کہا یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 4 فروری 2005ء)

عید قربان پر جو قربانیاں ہم کرتے ہیں ان کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد کو ہمیشہ دلوں میں زندہ اور تازہ رکھا جائے۔ اور ذکرِ خدا کو بلند اور تازہ کرنے والوں کی یاد دنیا سے کبھی مٹنے نہ دی جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑھاپے میں ملنے والا پیارا بیٹا حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اپنی پیاری بیوی حضرت حاجرہ کو مکہ کی بے آب وگیاہ وادی میں تنِ تنہا چھوڑ کر اپنے جذبات، اپنی محبت، اپنا پیار، اپنے بڑھاپے کا سہارا کامل فرمانبرداری کے ساتھ مولیٰ کریم کے حضور تیاگ دیا۔ اس پر مالک نے فرمایا۔

اے ابراہیم! تو اپنی رویا پوری کر چکا ہے۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

(سورة الصّٰفّٰت 37:106)

یعنی تیری عظیم الشان قربانی کا بدلہ اس سے بڑھ کر عظیم الشان دیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولیٰ کریم کے قدیمی گھر کو آباد کرنے اور مولیٰ کریم کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے یہ عظیم الشان

قربانی دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے ذکر کو ہمیشہ ہمیش کے لئے بلند کر دیا۔ اور اس قربانی کے بدلہ کے طور پر آپؑ کی اولاد میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود پیدا کیا جو سیدِ وُلدِ آدم بنا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

پس آج کی عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی روح ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اس عظیم الشان قربانی کی رُوح کو ہم نے ہمیشہ زندہ رکھنا ہے اور خدائے واحد و یگانہ کے ذکر کو بلند تر کرتے چلے جانا ہے۔ آج جو بنی نوع انسان خدائے واحد و یگانہ کے ذکر سے اعراض کی وجہ سے مختلف قسم کی پریشانیوں اور مصائب و تکالیف میں مبتلاء ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اور جو میری یاد سے اعراض کرے گا یقیناً اس کے لئے تنگی کی زندگی ہوگی۔ (سورۃ طٰہٰ 125:20)

دنیا کے ان تمام دُکھوں، پریشانیوں اور مصائب و تکالیف کو دُور کرنے کے لئے خدائے واحد و یگانہ نے اپنا ایک نمائندہ جو بھیجا ہے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ابراہیمی قربانی کی روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنا سب کچھ خدائے واحد و یگانہ کے حضور قربان کرنا ہوگا۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے تحت جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہمیں نصیب ہے۔ اسے خدائے واحد و یگانہ کے دربار میں پیش کرنا ہے۔

’’سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے‘‘

☆ اللہ تعالیٰ نے جو صحت و تندرستی ہمیں عطا کی ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو مال و دولت ہمیں عطا کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ جو اولاد عطا کی اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ جو وقت ہمیں عطا کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو جان ہمیں عطا کی ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو عزت ہمیں عطا کی ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو عقل و دانش اور فہم ہمیں عطا کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو علم ہمیں عطا کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے۔

ابراہیمی قربانی کی روح یہی ہے کہ بنی نوع انسان کے دکھوں پریشانیوں اور مصائب و تکالیف کو دُور کرنے کے لئے خدائے واحد و یگانہ کے بھیجے ہوئے امام کی کامل اطاعت میں خدائے بزرگ و برتر کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرتے چلے جائیں۔ تاکہ ہم مولیٰ کریم کے حضور حقیقی قربانی کرنے والے بن سکیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدِ قربان

عیدین کے موقعہ پر غسل کرنا اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجه۔ كتاب اقامة الصلوٰة، باب ماجاء فى الاغصال فى العيدين)

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپؐ اجتماعات بالخصوص جمعہ اور عیدین کے مواقع پر اچھی خوشبو لگا کر مسجد میں تشریف لے جاتے۔ حدیث میں ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے قبل اور عیدالاضحیہ کے روز ایسی خوشبو لگائی جس میں کستوری بھی شامل تھی۔

(سنن نسائى۔ كتاب مناسک الحج، باب اباحة الطيب عند الاحرام)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عیدالاضحیٰ کے دن دیکھا کہ پہلے آپؐ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا ہے وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اب بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر ذبح کرے۔

(صحيح بخارى۔ كتاب التوحيد، باب السوال باسماءِ الله تعالىٰ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپؐ ہر سال قربانی کرتے رہے۔

(جامع ترمذى۔ ابواب الاضاحى، باب ماجاءُ الشاة الواحدة تجزىءُ عن اهل البيت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے جس راستے سے جاتے اس راستے سے واپس تشریف نہ لاتے بلکہ دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(جامع ترمذى۔ ابواب العيدين، باب ماجاء فى خروج النبى الى العيدين)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے لئے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ کھا نہ لیتے۔ جب کہ عیدالاضحیٰ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

(جامع ترمذى۔ ابواب العيدين، باب فى الاكل يوم الفطر قبل الخروج)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو موٹے تازے صحت مند سینگوں والے کالے اور سفید رنگ کے دو دُنبے خریدتے۔ ایک اپنی اُمّت کی طرف سے ... اور دوسرا اپنی اور اپنی آل کی طرف سے قربانی کے لئے پیش کر دیتے۔

(سنن ابن ماجه۔ كتاب الاضاحى، باب اضاحى رسول الله صلى الله عليه وسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بقرعید کے موقع پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ میں مَیں بھی موجود تھا جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مکمل کیا تو منبر سے اُترے اور ایک مینڈھا لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے ذبح کیا اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ یہ میری طرف سے اور میری اُمّت کے ان افراد کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔

(سنن ابوداؤد۔ كتاب الضحايا، باب فى الشاة يُضحى بهاعن جماعةٍ)

متفرق مسائل

دسویں ذوالحجہ کو حج کی برکات میسر آنے کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں عیدالاضحیہ منائی جاتی ہے۔نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مومنوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے۔اس لئے اس میں مرد،عورت بچے سبھی شامل ہوتے ہیں۔

عید کے دن غسل کر کے عمدہ لباس پہنا جائے۔خوشبو لگائی جائے۔اچھا کھانا تیار کیا جائے۔

بڑی عید کی نماز ختم ہونے کے بعد امام اور مقتدی کم از کم تین بار بلند آواز سے تکبیرات کہیں۔اسی طرح نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک باجماعت فرض نماز کے بعد بآواز بلند یہی تکبیرات کہی جائیں۔یہ تکبیرات یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

یعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے۔اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔اور اللہ سب سے بڑا ہے۔اللہ سب سے بڑا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی سب تعریفیں ہیں۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے آتے ہوئے اور واپس جاتے ہوئے بھی یہ تکبیرات بلند آواز سے کہنا مسنون ہے۔

(فقہ احمدیہ،صفحہ 179-180)

قربانی کا جانور

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم میں سے ہر سات (افراد) ایک اونٹ اور ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو جائیں۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الحج، باب الاشتراک فی الھدی و اجزاء البقرۃ)

فقہ احمدیہ میں لکھا ہے کہ:

قربانی کے لئے اُونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، دُنبہ۔ان میں سے کوئی سا جانور ذبح کیا جاسکتا ہے۔اُونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور بھیڑ بکری وغیرہ ایک آدمی کی طرف سے کافی ہے۔اور انسان قربانی کی نیت میں اپنے کنبہ کو بھی شامل کرسکتا ہے۔

اُونٹ تین سال، گائے دو سال اور بھیڑ بکری وغیرہ ایک سال کی کم از کم ہونی چاہئے۔دُنبہ اگر موٹا تازہ ہو تو چھ ماہ کا بھی جائز ہے۔قربانی کا جانور کمزور اور عیب دار نہیں ہونا چاہئے۔لنگڑا، کان کٹا، سینگ ٹوٹا، اور کانا جانور جائز نہیں۔اسی طرح بیمار اور لاغر کی قربانی بھی درست نہیں۔ (فقہ احمدیہ،صفحہ 182)

قربانی کا وقت

قربانی عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھ کر کی جاتی ہے پہلے نہیں۔اس بارہ میں سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ قربانی کے دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تم میں سے کوئی نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الاضاحی۔ باب فی الذبح بعد الصلوٰۃ)

فقہ احمدیہ میں لکھا ہے کہ:

قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کو عید کی نماز کے بعد سے لے کر بارہ ذی الحجہ کو سورج کے غروب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

(فقہ احمدیہ،صفحہ 183)

قربانی کا گوشت

فقہ احمدیہ میں لکھا ہے کہ:

قربانی کا گوشت صدقہ نہیں۔انسان خود بھی کھا سکتا ہے اور دوستوں کو بھی کھلا سکتا ہے۔غریبوں کو بھی اس میں سے کھلانا چاہئے بہتر ہے کہ تین حصے کرے۔ایک حصہ خود رکھے۔ایک رشتہ داروں میں تقسیم کرے۔اور ایک حصہ غریبوں میں تقسیم کرے۔

(فقہ احمدیہ،صفحہ 183)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”جب قربانی کا گوشت کھاؤ تو یاد رکھو تمہیں اپنی جان، مال، بچوں کی قربانی ہے جو خدا کے حضور پیش کرنی ہے اور وہی اصل عید ہے جو مومن کو یہ قربانیاں یاد دلاتی ہیں۔تو اس کو نہ بھولیں۔... غریبوں کو اس قربانی میں خصوصیت سے یاد رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے گھر کے لئے رکھے ہوئے گوشت کے علاوہ یا نظام جماعت کی معرفت یا اپنے طور پر براہِ راست غریبوں میں گوشت تقسیم کریں کیوں کہ یہ وہ ایک دن ہے جس میں کئی بلکہ لاکھوں کروڑوں غریب ایسے ہوں گے جن کو بس اسی دن گوشت نصیب ہوتا ہے۔

تو یاد رکھیں اس کی لذت میں جب تک آپ غرباء کو شامل نہ کریں آپ کا دل لذت پا ہی نہیں سکتا یعنی حقیقی لذت نہیں پا سکتا۔پس جہاں تک ممکن ہے زیادہ سے زیادہ غرباء میں یہ گوشت تقسیم کریں اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے نظام جماعت کی معرفت بھی کریں اور خود بھی اپنے گردوپیش نظر ڈال کر جہاں تک توفیق ہے اس اہم اور قربانی میں شامل عمل کی توفیق پائیں کیوں کہ یہاں غریب کو گوشت پہنچانا بھی آپ کی قربانی کا ایک جزو بن جائے گا اور یہ جزو آپ کی لذت میں اضافہ کرے گا۔“

(خطباتِ طاہرؒ۔عیدین۔صفحہ 626)

اللہ تعالیٰ ہمیں ابراہیمی قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے مقبول قربانیاں کرتے ہوئے حقیقی عید منانے کی توفیق عطا فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی میں آنے والے مامورِ زمانہ کے دربار میں اپنا تن من دھن قربان کرنے والے ہوں اور بھٹکی ہوئی روحوں کو اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَآئِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ (صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ، باب الامام جنۃ) (امام ایک ڈھال ہے اور اس کے پیچھے ہو کر لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ بچا جاتا ہے) کی خوشخبری سنانے والے ہوں تا کہ تمام کی تمام مخلوق خدا خدائے واحد و یگانہ اور اس کے برگزیدہ رسول سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

خدا تعالیٰ ہمیں قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے حقیقی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذبحِ عظیم کا فیض حاصل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 988-647

ای میل:

manager@ahmadiyyagazette.ca

ذکرِ حبیب

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب، ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر اعلیٰ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ o

(سورۃ التوبۃ 128:9)

صحیح مسلم کتاب البرّ والصّلۃ والآداب میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی باہمی محبت اور رحمت اور شفقت کی مثال ایک بدن کی ہے کہ جب اس کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہوتو اس کی وجہ سے سارا بدن بے خوابی اور بخار محسوس کرتا ہے۔

عام طور پر اس حدیث سے مومنوں کی باہمی اخوت اور ہمدردی کے تعلق پر استدلال کیا جاتا ہے۔ یقیناً سب مومنوں کے درمیان ایک دوسرے سے محبت و ہمدردی اور رحمت وعطوفت کا ایسا ہی تعلق ہونا چاہئے کہ اگر کسی ایک مومن بھائی کو کوئی تکلیف ہوتو باقی سب اس کی تکلیف اور دکھ میں اس کے ساجھی اور شریک ہوں۔ اگرچہ سچے مومنین کی جماعت میں بحیثیت مجموعی تو ایسے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جماعت مومنین کے ہر فرد کی اپنے مومن بھائیوں کے دکھ اور تکلیف پر ایسی ہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔

درحقیقت یہ مثال سب سے بڑھ کر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے اور آپ کو اپنے متبعین سے، جماعت مومنین سے محبت اور رحمت اور شفقت کا جو تعلق تھا اور جس طرح آپؐ صحابہ کے دکھ درد کو محسوس فرمایا کرتے تھے اور ان کی تکلیفوں کے خیال سے بے چین و بے قرار ہو جایا کرتے تھے، یہ حدیث نبوی آپ کی ان قلبی کیفیات سے پردہ اٹھاتی ہے۔

ساری جماعت مومنین کی مثال ایک بدن کی سی ہے تو آپؐ جو مومنوں کے آقا و مطاع تھے آپؐ کی حیثیت اس بدن میں دل کی سی ہے۔ آپؐ مومنوں کی جان اور ان کا دل اور ان کی روح تھے۔ کسی مومن کو کوئی اذیّت پہنچتی یا وہ کسی قسم کے ہمّ وغم میں مبتلا ہوتا تو اس کا درد آپؐ کے سینہ اطہر میں جاگ اٹھتا تھا۔ اور اتنی بڑی جماعت میں کسی نہ کسی کو تو کوئی نہ کوئی دکھ اور تکلیف اور پریشانی اور غم لاحق رہتا ہی ہے۔ گویا آپؐ کا وجودِ مبارک ہر لحہ اپنے پیاروں کے دکھ اور تکلیف کے احساس سے ایک قسم کے بخار میں مبتلا رہتا تھا۔ آپؐ کی راتیں بھی ان کی خاطر بے چینی میں گزرتیں اور دن بھی ان کی تکلیفوں کے دُور کرنے کے لئے تدابیر حسنہ میں صرف ہوتا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْم (سورۃ التوبہ 128:9) ۔یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت حریص ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اگرچہ صحابہؓ کو بھی حضور اکرم ﷺ سے بے انتہا محبت تھی اور وہ جان و دل سے آپؐ پر نثار تھے لیکن رحمۃ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اپنے صحابہ و مومنین سے محبت و رحمت ان سب محبتوں پر حاوی اور غالب تھی۔ جس طرح آپؐ نے مومنوں میں محبتیں بانٹیں اور اپنی متضرعانہ دعاؤں اور حکیمانہ تدبیروں سے ان کی فلاح و بہبود کے لئے جانفشانی دکھلائی، ان کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ کے لئے اپنا جگر خون کیا اور جس طرح آپ سارا سارا دن اور ساری ساری رات ان کی تکلیفوں کے دُور ہونے کے لئے بے چین و بے قرار ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور تڑپتے اور تضرّع اور زاری سے کام لیتے تھے اس کا احاطہ الفاظ میں ممکن نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

آں ترحّما کہ خلق از وَے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

مخلوق نے جو رحمتیں اور شفقتیں آپؐ کی ذات سے پائی ہیں وہ دنیا میں کسی نے اپنی ماں سے بھی نہیں دیکھیں۔

☆☆☆☆

اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر سے ہمارے لئے محمدی ﷺ فیضان کو جاری فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو بھی آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اپنی جماعت سے ایسا ہی محبت کا تعلق تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

’’اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہوتو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن مَیں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام و آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غم خواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح مَیں للّٰہی دل سوزی اور غم خواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔ اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بے کلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے اور کوئی وقت ایسا خالی نہیں رہتا جب کہ کسی قسم کا فکر اور غم شامل حال نہ ہو۔ کیونکہ اس قدر کثیر التعداد احباب میں سے کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی غم اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی اطلاع پر ادھر دل میں قلق اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ مَیں نہیں بتلا سکتا کہ کس قدر اوقات غموں میں گزرتے ہیں ۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ہستی ایسی نہیں جو ایسے ہموم اور افکار سے نجات دیوے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے کیونکہ مجھے تو ان ہی کے افکار اور رنج غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں۔‘‘

(تقریر جلسہ سالانہ 30 دسمبر 1897ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو افراد جماعت سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی اس خواہش سے بھی ہو سکتا ہے جس کا ذکر آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر یُوں فرمایا:

’’میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ 24)

☆☆☆☆

آج ایم ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مقدّس خواہش کو پورا کرتے ہوئے ایسا عالمی مکان عطا فرما دیا ہے جس کے چاروں طرف احمدی بستے ہیں اور آپ کی نمائندگی میں آپ کے مقدّس خلیفہ کا ہر گھر سے ہر وقت رابطہ ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آپ کے لئے اپنے گھروں کے دروازے وا کریں اور اس کھڑکی کو کھولیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ایم ٹی اے پر کوئی خطبہ یا خطاب ارشاد فرماتے ہیں یا کسی کلاس یا میٹنگ میں رونق افروز ہوتے ہیں تو اس وقت ایم ٹی اے کو آن (ON) کر کے یا اپنے موبائل فون یا ٹیبلٹ یا آئی پیڈ وغیرہ کے ذریعہ ایم ٹی اے کی ویب سائٹ کی کھڑکی کھول کر ہم بھی اس مجلس، اجلاس یا جلسہ میں براہ راست شامل ہو سکتے ہیں اور یوں کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْن کے قرآنی حکم پر عمل کر کے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی خلافت کی دعاؤں اور برکتوں سے حصہ پا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں آپ کی افراد جماعت سے ہمدردی اور غم خواری اور ان کے لئے محبت و شفقت کے بے شمار نہایت ہی دلآویز اور ایمان افروز واقعات ملتے ہیں۔

حضرت احمد نور صاحب کابلیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سال بہت بارش ہونے پر ڈھاب کا پانی کناروں سے نکل آیا۔ میرا مکان ڈھاب کے کنارہ پر تھا اس لئے دیواروں تک پانی پہنچ گیا۔ قریب تھا کہ پانی مکان میں داخل ہو جاتا اور مکان گر جاتا کہ کسی نے حضور علیہ السلام سے میری پریشانی کا ذکر کر دیا۔ صبح سیر کے وقت حضورؑ حضرت امّاں جانؓ اور کچھ دیگر مستورات کے ساتھ میرے مکان میں تشریف لائے اور حالات دیکھ کر فرمایا: اللہ اب رحم کرے گا، بارش بند ہونے پر دیواروں کے ساتھ مٹی ڈال لینا۔ حضورؑ نے جس دن یہ فرمایا اُس دن سے بارش ایک عرصہ تک بند رہی اور ہم نے مکان کے اردگرد مٹی ڈال لی۔ پھر بڑی بڑی بارشیں ہوئیں لیکن کبھی میرے مکان کو خطرہ محسوس نہیں ہوا۔

☆☆☆☆

حضورؑ نے ایک بار حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ سے فرمایا کہ دعا دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک عام دعا ہے جو کہنے والوں کے لئے اور بوجہ ہمدردی سب کے لئے ہوتی ہے لیکن ایک خاص دعا ہے جو اُس وقت تک نہیں کی جا سکتی جب تک کوئی شخص ہمارے دل میں اپنا درد نہ پیدا کر دے۔ پس خاص دعا کرانے والے کو چاہئے کہ ہمارے سامنے رہ کر اور پاس آ کر جس طرح اُس سے ہو سکے ہمارے دل میں درد پیدا کرے۔

☆☆☆☆

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تو بنفسِ نفیس ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدوں کے مطابق آپ کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ اخلاص و وفا اور محبت و اطاعت کا ذاتی اور مضبوط تعلق قائم کر کے آپ کی مستجاب دعاؤں سے حصّہ پا سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: ’’ایک احمدی ہو کر ایمان کی ایسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے جب نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور باقاعدہ تعلق ہو اور اس تعلق کے لئے ان ذرائع کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے جن سے دُور بیٹھ کر بھی وہ تعلق قائم رہے۔ ...اس زمانے میں تو اللہ تعالیٰ نے اور بھی آسانی ہمارے لئے پیدا فرما دی ہے۔ ایک تو اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ دوسرے تبلیغ کے لئے جو ایم ٹی اے اور ویب سائٹ پر پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں۔... آج کل ایم ٹی اے اور اسی طرح alislam کی جو ویب سائٹ ہے یہ جماعت کی ویب سائٹ ہے۔ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 04 مارچ 2016ء)

☆☆☆☆

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان کو کسی گاؤں سے علاج کے لئے قادیان لایا گیا لیکن وہ چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھی۔ حضرت اقدسؑ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض کو بوجہ لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے۔ بعد سلام کے فرمایا کہ اس کے لئے ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کر چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا۔ رات کو اس کی والدہ ضعیفہ نے بھی خواب دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانا کیا۔ گو کہ اس کی والدہ کو اس کی موت سے سخت صدمہ تھا لیکن اس مبشر خواب کے دیکھتے ہی وہ ضعیفہ خوش ہو گئی اور تمام صدمہ اور رنج غم بھول گئی اور یہ غم مُبدّل بہ راحت ہو گیا۔

آپؓ مزید فرماتے ہیں کہ میاں جان محمد صاحبؓ کی نماز جنازہ حضرت اقدسؑ نے اتنی لمبی پڑھائی کہ مقتدیوں کے پیر دُکھنے لگے اور ہاتھ باندھے باندھے درد کرنے لگے۔ جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو کسی نے عرض کیا کہ: حضور اتنی دیر نماز میں لگی کہ تھک گئے ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ہمیں تھکنے سے کیا تعلق۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔ اُس سے مرحوم کے لئے مغفرت مانگتے تھے۔ مانگنے والا بھی کبھی تھکا کرتا ہے۔ جو مانگنے سے تھک جاتا ہے وہ رہ جاتا ہے۔ جس سے ذرا سی بھی امید ہوتی ہے وہاں سائل ڈٹ جاتا ہے اور بارگاہ احدیّت میں تو ساری امیدیں ہیں۔

☆☆☆☆

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں: حضورؑ اکثر فرماتے سب کرامتوں کی جڑ دعا ہے۔ فرماتے کہ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ بخل تو جائز نہیں۔ لیکن اگر بخل جائز ہوتا تو مَیں کس چیز پر بخل کرتا۔ مَیں نے بہت غور کیا، دنیا کی کوئی شے مجھے ایسی محبوب نہ

معلوم ہوئی جس پر بخل کرنا مَیں روا رکھتا۔ نہ مال و دولت، نہ نسخہ۔ لیکن مَیں نے سوچا کہ دعا ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر بخل جائز ہوتا تو مَیں اس بات کے بتلانے میں بخل کرتا کہ دعا کے ذریعہ ہر ایک مشکل حل ہوجاتی ہے اور ہر ایک نعمت اور برکت حاصل ہوسکتی ہے۔

☆☆☆☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجاآوری نہ ہو۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچّا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ ...اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو اس کا دوسرا جُز و ہے وُہ نمونہ کے لئے ہے۔ کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہوجاتی ہے۔ انبیاء علیہم السّلام نمونوں کے لئے آتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 59-60۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح فرمایا: ’’خوب یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ ... توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔‘‘ (ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 107۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نماز کیا ہے؟ فرمایا: ’’یہ ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو۔ اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ ... خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ ... دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔ نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے۔‘‘

فرماتے ہیں: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تکلیف یا ابتلا کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاتے تھے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 93۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

☆☆☆☆

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے نماز مشکلات سے بچنے کی چابی ہے۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ 1904ء میں مجھے ایسا بخار آیا جو اُترتا نہ تھا۔ ایک دن ایسی حالت ہوئی کہ گویا کہ آخری وقت ہے۔ میری بیوی روتی چیختی حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؑ فوراً اٹھے اور وضو کر کے نماز میں کھڑے ہوگئے اور ہنوز نماز میں ہی تھے کہ میری حالت سنبھل گئی اور تندرستی کی طرف مائل ہوگئی۔

حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ نماز کے اندر تو دعا کرتے نہیں، جب نماز ختم ہوجاتی ہے تو بعد میں دعائیں کرنے لگتے ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو کر خاموش کھڑا رہے لیکن جب دربار سے باہر آجائے تو پکارنے لگے کہ میری یہ درخواست بھی اور یہ درخواست بھی ہے۔

☆☆☆☆

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نانا جان محترم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے تین مہینے کی رخصت لے کر مع اہل و اطفال قادیان میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں میں ایسا اتفاق ہوا کہ والدہ ولی اللہ شاہ صاحب (یعنی حضرت ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ) کے دانت میں سخت شدت کا درد ہوگیا جس سے ان کو نہ رات کو نیند آتی تھی نہ دن کو۔ ڈاکٹری علاج بھی کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بھی دوا دی مگر آرام نہ آیا۔ حضرت اُمّ المومنینؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیوی کو دانت میں سخت درد ہے اور آرام نہیں آتا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو یہاں بلائیں کہ وہ مجھے آکر بتائیں کہ انہیں کہاں تکلیف ہے؟ چنانچہ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اس دانت میں سخت تکلیف ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: ذرا ٹھہریں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے وضو کیا اور فرمانے لگے کہ مَیں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ یہ فرما کر آپؑ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوفؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے دو نفل پڑھے اور وہ خاموش بیٹھی رہیں۔ اتنے میں انہیں محسوس ہوا کہ جس دانت میں درد ہے، اس کے دانت کے نیچے سے ایک شعلہ قدرے دھوئیں والا دانت کی جڑھ سے نکل کر آسمان کی طرف جارہا ہے اور ساتھ ہی درد کم ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ شعلہ آسمان تک جا کر نظر سے غائب ہوگیا تو تھوڑی دیر بعد حضورؑ نے سلام پھیرا اور وہ درد فوراً رفع ہوگیا۔

(سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ 778۔ روایت نمبر 884)

☆☆☆☆

حضور علیہ السلام اپنے اصحابؓ پر کس قدر شفیق اور مہربان تھے اور کس طرح ان کے دکھ درد اور تکلیف کی اطلاع پا کر تڑپ اٹھتے تھے اور اپنی متضرّعانہ دعاؤں اور حکیمانہ تدبیروں سے ان کی تکلیفوں کے ازالہ کے لئے سعی فرماتے تھے اس کی دو چار یا دس بیس نہیں، سینکڑوں مثالیں آپ کی حیاتِ طیّبہ میں ملتی ہیں۔ وقت کی رعایت سے نمونۃً صرف چند ایک کا ہی ذکر ممکن ہے۔

حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب بھیروی ؓ فرماتے ہیں۔

’’1898ء میں مجھے تپ محرقہ ہوا۔ پندرھویں دن عشاء کے وقت حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ مجھے اس وقت سرسام تھا۔ مکان سے باہر نکل کر مولوی قطب الدین صاحبؓ کو فرمایا کہ آج اس کی حالت بہت نازک ہے، بچنا مشکل نظر آتا ہے۔ پردہ کے پیچھے میری خوشدامن سن رہی تھیں۔ وہ اُسی وقت حضرت صاحبؑ کے پاس دوڑی گئیں اور جا کر عرض کی کہ آپ کچھ توجہ کریں، فضل الرحمٰن کی حالت بہت خراب ہے۔

حضرت مفتی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور علیہ السلام کسی کتاب کے لکھنے میں مصروف تھے۔ میری خوشدامن کی بات سن کر فرمایا کہ مَیں ایک ضروری مضمون لکھ رہا ہوں، مَیں نے مولوی صاحب (مراد حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب) کو تاکید کر دی ہے کہ بہت توجہ سے علاج کریں۔ وہ کہنے لگیں کہ مولوی صاحب تو تقریباً آج مایوسی کا اظہار کر گئے ہیں۔

اب آقا کی سنیں کہ غلام کے لئے کس قدر بے قرار ہوئے۔

حضرت مفتی صاحبؓ موصوف فرماتے ہیں کہ:

’’یہ سن کر حضرت صاحب نے اس مضمون کو رکھ دیا اور فرمایا کہ مَیں نے ابھی اُس سے بہت کام لینے ہیں۔ تم جاؤ، مَیں ابھی اُس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر واپس چلی آئیں۔ رات کے بارہ بجے مجھے ایک خون کا اسہال آیا۔ اس کے بعد دوسرا اور اس کے ساتھ میری آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے بعد تیسرا آیا۔ صبح کے وقت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری میرے پاس آئے اور کہا کہ نماز صبح کے بعد حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ رات جس وقت مجھے اطلاع ملی کہ فضل الرحمٰن کی حالت خطرہ میں ہے تو مجھے دعا کی طرف توجہ ہوئی اور مَیں بارہ بجے تک سجدہ میں رہا۔ مجھے بتلایا گیا کہ شفا ہوگئی۔ نہ معلوم اس کے کیا معنی؟ کوئی شخص جاوے اور خبر لے آوے۔ اس لئے مَیں آیا ہوں۔ حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں، میرے اندر قوت گویائی نہ تھی۔ مگر اشارہ سے کہا کہ بارہ بجے سے افاقہ شروع ہوا۔

☆☆☆☆

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ ہی کا بیان کردہ ایک اَور واقعہ پیش کرتا ہوں۔ یہ واقعہ اُس وقت کا ہے جب آپؑ کے ہاں دوسرا بیٹا عبد الحفیظ پیدا ہو چکا تھا۔ سردی کے ایام تھے اور اُن دنوں زچہ عورتیں تشنج کی بیماری سے وفات پا رہی تھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’میری بیوی کو بچہ تولّد ہونے کے ساتویں دن مغرب کے قریب اس کے آثار معلوم ہوئے۔ چونکہ ان دنوں یہ وبا تھی اس لئے اس کی طرف بہت توجہ ہوگئی۔ مَیں مغرب کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں دوڑا گیا اور ان سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تو بڑی خطرناک مرض کا پیش خیمہ ہے۔ تم فوراً اس کو دس رتی ہینگ دے دو اور گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مجھے اطلاع دو۔ مَیں عشاء کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مرض میں ترقی ہوگئی ہے۔ فرمایا: دس رتی کونین دے دو اور گھنٹہ کے بعد پھر مجھے اطلاع دو۔‘‘

حضور علیہ السلام کی اپنے مریدوں کے لئے شفقت اور دلداری ملاحظہ فرمائیں، حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ساتھ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نہ سمجھنا کہ میں سو گیا ہوں، بے تکلّف آجانا اور مردانہ سیڑھیوں سے آواز دینا۔

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک گھنٹہ بعد مَیں پھر گیا اور عرض کیا کوئی افاقہ نہیں ہے۔ فرمایا: دس رتی مشک دے دو۔ مَیں نے عرض کیا، اس وقت مشک کہاں سے لاؤں؟ حضور ایک مٹھی بھر کر مُشک کی لے آئے۔ فرمایا: یہ دس رتی ہوگی۔ مَیں نے عرض کیا، حضور یہ زیادہ ہے۔ فرمایا: لے جاؤ، پھر کام آوے گا۔ مَیں نے وہ لے لی اور دس رتی مریضہ کو دے دی۔ ایک گھنٹہ بعد پھر گیا اور عرض کیا کہ مرض میں بہت اضافہ ہوگیا۔ فرمایا: دس تولہ کسٹر ائیل دے دو۔ مَیں نے آکر دس تولہ کسٹر ائیل دے دیا۔ اس کے بعد اس کو بہت سخت قَے ہوئی۔ اور قَے اِس مرض میں آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ قَے کے بعد اس کا سانس اکھڑ گیا، گردن پیچھے کو کھچ گئی، آنکھوں میں اندھیرا آ گیا اور زبان بند ہوگئی۔

اب یہ ظاہری آثار تو سب ناامیدی کے تھے جن کو دیکھ کر انسان سمجھتا ہے کہ بس اب خدا کی قضا پر راضی ہو جانا چاہئے۔ مگر ادھر خدا کے مامور کے غلام کو اپنے آقا کی دعاؤں پر ایسا بھروسہ تھا کہ فرماتے ہیں، مَیں بھاگ کر سیڑھیوں پر چڑھا۔ حضور نے میری آواز سن کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا: کیوں خیر ہے؟ آپ نے وہ سب حالت عرض کر دی۔ حضور علیہ السلام نے سن کر فرمایا اور کیا خوب فرمایا: ’’دنیا کے جتنے ہتھیار تھے، وہ تو ہم نے چلا لئے۔ اب ایک ہتھیار باقی ہے اور وہ دعا کا ہے۔ تم جاؤ مَیں دعا سے اُس وقت سر اٹھاؤں گا جب اسے صحت ہوگی۔‘‘

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں، اُس وقت رات کے دو بج چکے تھے۔ مَیں یہ سن کر واپس لَوٹ آیا اور بیوی کو یہ کہہ کر کہ اب تو ٹھیکیدار نے خود ٹھیکہ لے لیا ہے، دوسرے کمرہ میں جا کر چارپائی پر لیٹ گیا اور سو رہا۔ صبح مجھے کسی برتن کی آہٹ سنائی دی تو آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو بیوی کچھ برتن درست کر رہی تھی۔ مَیں نے حال پوچھا تو کہنے لگی، آپ تو جا کر سو گئے تھے اور مجھے دو گھنٹے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آرام دے دیا۔

☆☆☆☆

ان واقعات سے حضور علیہ السلام کی افراد جماعت سے ہمدردی کے ساتھ ساتھ آپ کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل، دعاؤں پر اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر کامل یقین بھی نمایاں ہے۔ اور اس میں ہمارے لئے یہ سبق بھی ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی تعلق قائم کریں۔ انابت الی اللہ، دعاؤں، ذکرِ الٰہی، نماز اور نوافل کی طرف خصوصی توجہ کریں اور ایسی ہی محبت اور ہمدردی اپنے مومنین بھائیوں کے لئے اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ فرماتے ہیں: میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور چار لڑکے فوت ہو چکے تھے۔ علاج سے افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا: میاں زین العابدین اب تک تم نے اطلاع کیوں نہ دی۔ تم تو میاں بیوی چار سال جہنم میں پڑے رہے۔ مجھے فوراً اطلاع کرنی چاہئے تھی۔ پھر فرمایا کہ مولوی نورالدین صاحب کا علاج کرو بیماری انشاء اللہ ہٹ جائے گی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں اس قابل نہیں۔ غریب آدمی ہوں۔ مولوی صاحب کا علاج نہیں کر سکتا۔ فرمایا کیا میرا علاج کرنا چاہتے ہو؟ عرض کیا۔ نہیں۔ فرمایا: پھر کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا حضور دعا فرماویں۔ حضرت صاحب دروازہ پر ہی کھڑے ہو گئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کیا۔ فرمایا آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضور نے دعا کی اور جتنا وقت دعا کرتے رہے روتے رہے۔ آنسو آپ کی داڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتہ پر پڑتے رہے۔ میں تو تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا اور دل میں سوچنے لگا کہ کیوں میں نے حضور کو اس قدر تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر حضور کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ خیر حضور نے دعا ختم کی۔ اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے اور اٹھرا کی بیماری دُور ہوگئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہو گا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ پھر فرمایا: کیا اب مجھے اندر جانے کی اجازت ہے؟ ... فرمایا سب کچھ کھاؤ پیو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ اور اٹھرا کی بیماری ہرگز نہیں ہوگی۔ ... دو چار سال کے بعد دریافت کیا کہ میاں زین العابدین! کیا اولاد ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور اب تو اولاد ہو رہی ہے اور حضور کی دعا کا ہی نتیجہ ہے۔ فرمایا ہم نے کب دعا کی تھی۔ ہمیں تو یاد نہیں۔ اس پر میں نے یاد دلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ جلد 11)

☆☆☆☆

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا مَیں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

☆☆☆☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اُس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق اور وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 20)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے؟ حقیقی عبادت کیا چیز ہے؟ اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 29 جنوری 2016ء)

☆☆☆☆

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان

فرماتے ہیں:

مسمّاۃ امۃ اللہ بی بی سکنہ علاقہ خوست مملکتِ کابل نے مجھ سے بیان کیا کہ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سیّد صاحب نور اور سیّد احمد نور کے ساتھ قادیان آئی تو اس وقت اس کی عمر بہت چھوٹی تھی اور اس کے والدین اور چچا چچی حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ مسماۃ امۃ اللہ کو بچپن میں آشوبِ چشم کی سخت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے تک کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ اس کے والدین نے اس کا بہت علاج کرایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا اور تکلیف بڑھتی گئی۔ ایک دن جب اس کی والدہ اسے پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دوائی ڈالنے لگی تو وہ ڈر کر یہ کہتے ہوئے بھاگ گئی کہ مَیں تو حضرت صاحب سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہے کہ میں گرتی پڑتی حضرت مسیح موعودؑ کے گھر پہنچ گئی اور حضور کے سامنے جا کر روتے ہوئے عرض کیا کہ میری آنکھوں میں سخت تکلیف ہے اور درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے میں بہت بے چین رہتی ہوں اور اپنی آنکھیں تک کھول نہیں سکتی۔ آپ میری آنکھوں پر دَم کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تو میری آنکھیں واقعی خطرناک طور پر ابلی ہوئی تھیں اور میں درد سے بے چین ہو کر کراہ رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی انگلی پر تھوڑا سا لعاب دہن لگایا اور ایک لحہ کے لئے رُک کر (جس میں شاید حضور دل میں دعا فرما رہے ہوں گے) بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ اپنی یہ انگلی میری آنکھوں پر آہستہ آہستہ پھیر دی اور پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ’’بچی! جاؤ اب خدا کے فضل سے تمہیں یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی۔‘‘

مسمّاۃ امۃ اللہ بیان کرتی ہے کہ اس کے بعد آج تک جب کہ میں ستّر سال کی بوڑھی ہو چکی ہوں کبھی ایک دفعہ بھی میری آنکھیں دُکھنے نہیں آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دم کی برکت سے مَیں اس تکلیف سے ہمیشہ بالکل محفوظ رہی ہوں حالانکہ اس سے پہلے میری آنکھیں اکثر دُکھتی رہتی تھیں اور میں بہت تکلیف اٹھاتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا لعابِ دہن لگا کر میری آنکھوں پر دم کرتے ہوئے اپنی انگلی پھیری تو اس وقت میری عمر صرف دس سال کی تھی۔ گویا ساٹھ سال کے طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے اس روحانی تعویذ نے وہ کام کیا جو اس وقت تک کوئی دوائی نہیں کر سکی تھی۔

☆☆☆☆

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ایک مجسم رحمت تھا۔ وہ رحمت تھا اپنے عزیزوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دوستوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دشمنوں کے لئے، اور رحمت تھا اپنے ہمسایوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے خادموں کے لئے اور رحمت تھا سائلوں کے لئے اور رحمت تھا عامّۃ الناس کے لئے اور دنیا کا کوئی چھوٹا یا بڑا طبقہ ایسا نہیں ہے جس کے لئے اس نے رحمت اور شفقت کے پھول نہ بکھیرے ہوں۔ بلکہ مَیں تو کہتا ہوں کہ وہ رحمت تھا اسلام کے لئے جس کی خدمت اور اشاعت کے لئے اس نے انتہائی فدائیت کے رنگ میں اپنی زندگی کی ہر گھڑی اور اپنی جان تک قربان کر رکھی تھی۔‘‘

☆☆☆☆

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق و اوصاف کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں وہ فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت روف و رحیم تھے۔ سخی تھے۔ مہمان نواز تھے۔ اشجع الناس تھے۔ ابتلاؤں کے وقت جب کہ لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو، چشم پوشی، فیاضی، خاکساری، وفاداری، سادگی، عشقِ الٰہی، محبتِ رسول ﷺ، ادب بزرگانِ دین، ایفائے عہد، حسن معاشرت، وقار، غیرت، ہمت، اولوالعزمی، خوش رُوئی اور کشادہ پیشانی آپؑ کے ممتاز اخلاق تھے۔ ... میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ستائیس سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر، آپ سے زیادہ خوش اخلاق، آپ سے زیادہ نیک، آپ سے زیادہ بزرگانہ شفقت رکھنے والا، آپ سے زیادہ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت میں غرق رہنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔‘‘

(سیرۃ المہدی۔ جلد اول، حصہ سوم۔ روایت 975، صفحہ 824-827)

☆☆☆☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے ساتھ آپؑ کی شفقتوں، رحمتوں اور مستجاب دعاؤں کے فیض کا باب مسدود نہیں ہو گیا۔ بلکہ جیسا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بشارت دی تھی آپؑ کے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ یہ دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا ہے۔ آج مسیح پاک علیہ السلام کی خلافت ہے جو اللہ تعالیٰ سے مؤید و منصور اور خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں اور رحمتوں کے تازہ بتازہ نشانوں کی مظہر اور اس کی لازوال تجلّیات کی مورد ہے۔

خلافت احمدیہ کی روشن اور تابندہ تاریخ خلفائے مسیح موعود کی افراد جماعت سے ہمدردی اور غم خواری اور ان سے محبت و شفقت اور ان کے حق میں قبولیت دعا کے لاتعداد نظاروں سے اس طرح جگمگا رہی ہے جس طرح آسمان پر ستارے جگمگاتے ہیں۔

☆☆☆☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’خلیفہ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ... یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفہ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بے شک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، اُن کی فکر صرف آج خلیفہ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔ مَیں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 06 جون 2014ء)

☆☆☆☆

پس خدا کی رحمت کا باب کھلا ہوا ہے۔ اللہ نے اپنے وعدوں کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں، اور آپؐ کے عاشقِ صادق مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں، خلافت کی صورت میں ایک انتہائی شفیق اور مہربان آقا اور نہایت ہی پیار کرنے والا اور دن رات ہمارے لئے خدا سے خیر اور بھلائی کو طلب کرنے والا امام ہمیں عطا فرمایا ہے۔

رحمۃ للعالمین، خیر الرسل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرِ اُمّت ہونے اور آپؐ کے غلامِ کامل اور عاشقِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے اور آپؑ کی خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستگی اور امام وقت کی دعاؤں سے کماحقہ مستفیض ہونے کا لازمی تقاضا ہے کہ ہم ان مقدس ہستیوں سے قلبی موانست پیدا کرتے ہوئے ان کے اُسوہ حسنہ پر قدم ماریں۔ ان کے سارے اوصافِ حمیدہ کو اپنائیں اور ایک مخلصانہ اور غلامانہ اطاعت کا تعلق پیدا کریں۔ سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہو۔ تمام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور غم خواری ہمارا شعار ہو۔ اور خصوصیت سے اپنے مومن بھائیوں کے لئے تو اپنے آقا کی سنت کے مطابق بہت ہی شفیق و مہربان اور رووف و رحیم ہوں۔ اور للّٰہی محبت اور دل سوزی سے ایک دوسرے کے لئے خدائے رحمان و رحیم سے دلی تڑپ اور بے قراری سے دعائیں کرنے والے ہوں تا کہ ہم ایک امام کے تابع واقعتہً رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ کے مصداق اور بُنیانِ مَرصُوص بن جائیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والے ہوں جس کا اظہار آپ نے سلسلہ احمدیہ کے قیام کے وقت لوگوں کو بیعت کی دعوت دیتے ہوئے یوں فرمایا تھا کہ:

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ ... اسی طرح فرمایا وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ (561-563)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی عَبۡدِکَ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ وَاٰلِہٖ وَ اَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَآخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 08 دسمبر 2017ء، صفحہ 9-11)

عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی

عیدالاضحیہ کے موقع پر ہر صاحب استطاعت مسلمان پر قربانی فرض ہے۔ اس لئے ایسے احمدی احباب جو جماعت احمدیہ کینیڈا کے نظام کے تحت عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقوم مقامی سیکرٹری مال کو 05 اگست 2018ء سے پہلے ادا کر دیں۔ تا کہ مرکز لندن کے ذریعہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جائے۔

براہ کرم درج ذیل معلومات سے آگاہ کریں۔

☆ نام

☆ رقم

☆ جس ملک میں قربانی کروانا چاہتے ہوں

☆ رسید نمبر

قربانی کے لئے درج ذیل شرح پر رقم ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

☆ قربانی بکرا 250 کینیڈین ڈالر

☆ قربانی گائے 840 کینیڈین ڈالر (گائے کے سات حصے اور ایک حصہ کی رقم 120 کینیڈین ڈالر)

☆ قربانی بکرا جمیکا 270 کینیڈین ڈالر

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور عیدالاضحیہ کی قربانی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا

غزل

مکرم محمود الحسن ایمن آبادی صاحب

وارفتگیٔ قلب و نظر کی تلاش ہے
تیری گلی میں اب مجھے گھر کی تلاش ہے

تیرے سوا کسی کی ضرورت نہیں مجھے
اب میں ہوں اور تیرے نگر کی تلاش ہے

ڈھل جائے جس سے دامنِ عصیاں کا تار تار
اس اہتمام دیدۂ تر کی تلاش ہے

یہ کیا مقام ذوقِ تمنا ہے ان دنوں
لب پر دعا نہیں ہے اثر کی تلاش ہے

منزل کا ذکر باعث تسکین دل سہی
لیکن ابھی تو راہگزر کی تلاش ہے

چلئے کہ بعد قیس بھی صحرائے نجد کو
اک دل شکستہ خاک بسر کی تلاش ہے

دیکھے کوئی ہماری سہولت پسندیاں
ساحل کی ریت میں ہی گُہر کی تلاش ہے

سچ بولنے کے واسطے پھر آ گیا ہوں میں
اب پھر فرازِ دار کو سر کی تلاش ہے

کس کو خبر کہ بادِ صبا لے گئی کہاں
گلشن میں نکہتِ گلِ تر کی تلاش ہے

جس کے بغیر موت سے بدتر ہے زندگی
اب اُس متاعِ قلب و نظر کی تلاش ہے

دیکھے کبھی وہ مشعلِ غارِ حرا کا نور
جس کو ضیائے شمس و قمر کی تلاش ہے

اب کارگاہِ شیشہ گراں میں بھی دوستو
اہلِ ہنر کو اہلِ نظر کی تلاش ہے

خواہش نہیں ہے اب مجھے نام و نمود کی
سوز درونِ قلب و جگر کی تلاش ہے

بے تاب و بے قرار ہے محمودؔ ان دنوں
سجدوں کو اُس کے آپ کے در کی تلاش ہے

محترمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم مولانا شکیل احمد غوری صاحب مربی سلسلہ لدھیانہ، انڈیا

افسوس! میری والدہ محترمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی درویش مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و نائب ناظر تالیف وتصنیف قادیان مورخہ 14 جنوری 2018 بروز اتوار صبح 5 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے والد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چار صاحبزادگان کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا تھا، جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل تھے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1991 میں قادیان میں فیملی ملاقات کے دوران میری والدہ صاحبہ کے سر پر انتہائی شفقت کے ساتھ ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ’’ماشاء اللہ یہ تو میرے استاد کی بیٹی ہے۔‘‘ آپ کے والد محترم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔

میری والدہ محترمہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ اپنے والدین کی فرمانبردار بیٹی تھیں۔ جب بھی آپ کے والد صاحب آپ کو آواز دے کر بلاتے، آپ ’’جی ابا‘‘ کہہ کر فوراً حاضر ہو جایا کرتیں تھیں۔ نماز کی پابند اور ہمیشہ باوضو رہا کرتی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی میں بھی باقاعدہ تھیں اور ہمیشہ وقت پر ادا کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ نماز جمعہ اپنے آخری وقت تک مسجد میں جا کر ادا کیا۔ ہمیشہ جمعہ کے روز پہلی اذان کے ساتھ ہی مسجد کے لئے نکل جاتی تھیں۔ اکثر اس بات کا اظہار کیا کرتی تھیں کہ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد مبارک میں خواتین کے لئے انتظام کیا جاتا ہے، بے شک عورتوں کا مسجد میں جانا فرض نہیں ہے لیکن جب جماعتی طور پر انتظام کیا جاتا ہے تو پھر ثواب سے کیوں محروم رہا جائے۔ جس دن نماز جمعہ پر نہ جا پاتیں ہم سے پوچھتیں کہ نماز کس نے پڑھائی اور لجنہ کی طرف سے کوئی اعلان تو نہیں ہوا۔ جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق کے ساتھ شامل ہوا کرتی تھیں۔

آپ کو خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت تھی۔ اکثر توجہ دلاتیں کہ میری طرف سے پیارے حضور کو دعا کا خط لکھ دو۔ ایم۔ٹی۔اے شوق کے ساتھ دیکھا کرتی تھیں۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتیں۔ گھر میں جو ٹی۔وی تھا اس کی سکرین کچھ خاص بڑی نہیں تھی۔ والدہ صاحبہ نے اس نیت سے پیسے جوڑنے شروع کئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی وقت بڑی سکرین والا ٹی۔وی خریدیں گے، بڑی سکرین ہوگی تو حضور انور کا چہرہ بڑا نظر آئے گا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں خلافت کے لئے بہت محبت تھی۔

آپ کے دل میں احباب جماعت کی تکالیف کا بھی بہت درد تھا۔ جب بھی کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی تو اس کا درد کے ساتھ ذکر کیا کرتی تھیں۔ کسی کی وفات ہوتی تو اظہار تعزیت کے لئے جاتیں۔

آپ بہت سلیقہ شعار تھیں۔ صفائی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اپنی پوتی کی پرورش میں بھی آپ نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ جماعتی وظیفے کی رقم سے گھر کے اخراجات چلاتی تھیں اور انہیں پیسوں سے چندے اور صدقات دینے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا۔

آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ہر بات اور ہر واقعہ معین تاریخ کے ساتھ یاد رہتا تھا۔ آپ نے زندگی میں بہت مشکلات دیکھیں لیکن ہمیشہ صبر اور ہمت کے ساتھ سب کچھ برداشت کیا۔ بہت بہادر اور باہمت اور دعا گو وجود تھیں۔ خاکسار کو اکثر دعا کی تلقین کرتیں۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے، ایک بہو اور ایک چھوٹی پوتی یادگار چھوڑے ہیں۔ خاکسار لدھیانہ جماعت میں بطور مبلغ سلسلہ، بڑے بھائی مکرم شمیم احمد غوری صاحب بطور انچارج وقفِ نو بھارت اور بہو مکرمہ ملیحہ صباح صاحبہ واقفۂ نو نظارت نشر واشاعت قادیان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبھی کو مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے والدہ صاحبہ موصیہ تھیں۔ اسی روز مورخہ 14 جنوری 2018ء کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب نائب امیر مقامی قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد تدفین مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ برائے جنوبی ہند نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ میری والدہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور اپنا دیدار نصیب فرماتے ہوئے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

زمینِ درد کا ہم بھی لگان دیتے ہیں

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

وفا کی رسم کو اک آن بان دیتے ہیں
جہادِ عشق میں ہم لوگ جان دیتے ہیں

جنہیں ہے شوق نشانہ ہمیں بنانے کا
انہیں کے ہاتھ میں تیر و کمان دیتے ہیں

ہمیں بھی چاہئے اشکوں کی فصل پر قرضہ
زمینِ درد کا ہم بھی لگان دیتے ہیں

خیال و فکر سے، شعر و ادب کی دنیا کو
نئی زمین، نیا آسمان دیتے ہیں

پڑے کہیں نہ کڑی دھوپ دشمنِ جاں پر
ردائے جان کو دشمن پہ تان دیتے ہیں

اٹوٹ رشتہ ہمارا ہے ربِّ کعبہ سے
یہاں نہیں تو وہاں پہ اذان دیتے ہیں

وہی ہیں گونگی فضاؤں کی رونق و خوشبو
جو حرف و صوت کو قدسیؔ زبان دیتے ہیں

(آداب ہجر، صفحہ 82-83)

سالانہ رپورٹ حفظ القرآن سکول

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کی روز بروز ترقی کے ساتھ ساتھ جہاں بیرون از پاکستان و ہندوستان مختلف ممالک میں جامعات کا قیام عمل میں آیا ہے وہاں ان ممالک میں بچوں کو قرآنِ کریم حفظ کروانے کے ادارے بھی قائم ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی مورخہ 19 ستمبر 2011ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کے زیرِ انتظام حفظ القرآن سکول کا قیام ہے۔ یہ سکول مغربی ممالک کی جماعتوں میں اپنی نوعیت کا پہلا فل ٹائم سکول ہے جہاں بچے قرآنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ الحمدللہ علی ذلک۔

نارتھ امریکہ کے ملکی قوانین کے مطابق بچوں کے والدین کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے بچوں کو گھر میں تعلیم دلا سکتے ہیں جس کے لئے ہوم سکولنگ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ بچوں کے سکول بورڈز سے اِس کی اجازت حاصل کر کے والدین یا تو بچوں کو گھر میں خود پڑھائیں یا کسی ٹیوٹر وغیرہ کی خدمات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اِس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآنِ کریم حفظ کرنے کے خواہش مند طلباء ہوم سکولنگ کی اجازت حاصل کر کے حفظ القرآن سکول میں داخل ہوتے ہیں جہاں انہیں ہفتہ میں 5 دن روزانہ صبح 8 بجے سے 1:45 تک قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے اور ایک دن (بروز ہفتہ) کو ریگولر سکول کے بعض بنیادی مضامین (سائنس، ریاضی، انگلش اور جغرافیہ) کی تعلیم دی جاتی ہے تا کہ ہوم سکولنگ کی شرائط کو بھی پورا کیا جا سکے۔ محض خدا کے فضل سے اب تک 36 طلباء قرآن کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت پا چکے ہیں جب کہ 26 طلباء ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔

حفظ القرآن سکول میں تدریسی سال کو دو سیمسٹر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر سیمسٹر میں طلباء کا ان کے سال کے لحاظ سے حفظ کا مخصوص نصاب ہے اور سیمسٹر کے اختتام پر طلباء کے حفظ شدہ حصہ سے امتحان لیا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ ہر طالبِ علم کی روزانہ کی کارکردگی کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے جسے ایک رپورٹ کارڈ کی صورت میں ہر ماہ کے اختتام پر والدین کو بھجوایا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ سال میں کم از کم دو بار تمام والدین کے ساتھ میٹنگ کر کے انہیں بچوں کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے متعلق ہدایات بھی دی جاتی ہیں۔

روزانہ صبح 8 بجے تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کی کلاس سے سکول کا آغاز ہوتا ہے جس کے بعد طلباء اپنی اپنی کلاس میں حفظ شدہ قرآن کریم کے حصہ کی دہرائی کرتے اور اساتذہ کو اپنی باری پر سناتے ہیں۔ دورانِ تدریس 45 منٹ کے لئے طلباء کو Break بھی دی جاتی ہے جس میں انہیں دودھ، انڈے اور سنیکس فراہم کئے جاتے ہیں اور بقیہ وقت میں وہ ایوانِ طاہر کے جم میں جا کر کھیلتے ہیں۔ اِس وقفہ کے بعد دوبارہ تدریس کا آغاز ہو جاتا ہے جو کہ نمازِ ظہر تک جاری رہتا ہے۔

جمعۃ المبارک کو صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست نشر ہونے والے خطبہ جمعہ سنانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ خطبہ کے دوران تمام طلبا نوٹس لیتے ہیں جنہیں اساتذہ بعد ازاں چیک بھی کرتے ہیں۔ خطبہ کے اختتام پر طلباء سے خطبہ سے متعلق بعض سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں تا کہ طلباء پوری توجہ سے حضورِ انور کا خطبہ سنیں۔

اِس وقت درج ذیل اساتذہ اِن طلباء کو قرآن کریم حفظ کروانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

1۔ مکرم پروفیسر حافظ عطاالوہاب صاحب، مربی سلسلہ
2۔ مکرم حافظ مجیب الرحمٰن صاحب، مربی سلسلہ
3۔ مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب، واقفِ زندگی
4۔ مکرم حافظ عقیل الرحمٰن صاحب، واقفِ زندگی
5۔ مکرم حافظ سفیر احمد صاحب

اسی طرح ہفتہ میں ایک دن Ontario's School Curriculum کی تدریس کے لئے درج ذیل خواتین خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

☆ محترمہ ملیحہ جاوید صاحبہ
☆ محترمہ شائستہ جاوید صاحبہ
☆ محترمہ صدف خورشید صاحبہ
☆ محترمہ فریدہ عفت صاحبہ

قرآنِ کریم حفظ کروانے کے ساتھ ساتھ بچوں کی دینی تربیت کے لئے دورانِ سال اہم جماعتی دِنوں کی یاد میں مختلف جلسہ جات بھی منعقد کئے جاتے ہیں جن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یومِ مسیحِ موعود، جلسہ یومِ مصلح موعود اور جلسہ یومِ خلافت وغیرہ شامل ہیں۔ اِن پروگراموں کے ساتھ ساتھ تمام طلباء کو تین احزاب، نور، محمود اور ناصر میں تقسیم کر کے اِن کے مابین علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے جاتے ہیں۔

دورانِ سال منعقدہ اِن پروگراموں کی مختصر رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

جلسہ مصلح موعودؓ

مورخہ 20 فروری کو حفظ القرآن سکول نے جلسہ یومِ مصلح موعودؓ منعقد کیا۔ اس جلسہ میں مکرم حافظ مجیب احمد صاحب، مربی سلسلہ و استاذ حفظ القرآن سکول، نے حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں تقریر کی۔ طلباء میں سے عزیزم عطاء الحی اور عزیزم فیصل محمود نے حضرت مصلح موعود کی زندگی اور آپ کی کی خدمات کے بارہ میں تقاریر کیں۔ اِس موقع پر آپ کی زندگی پر ایک ویڈیو بھی دکھائی

گئی اور آخر میں طلباء کے مختلف احزاب کے مابین کوئز مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں نور اور ناصر حزب نے پہلی پوزیشنز حاصل کیں۔

جلسہ خلافت

مورخہ 25 مئی کو مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی زیرِ صدارت جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا گیا۔ اِس موقع پر عزیزم حریم خان نے خلافت سے محبت اور عزیزم ریان میاں نے خلافت کی اہمیت و برکات کے عناوین پر انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے آسان پیرایہ میں طلباء کو خلافت کی اہمیت اور مقام کے متعلق چند نصائح کیں۔ جلسہ کے اختتام پر حسبِ معمول طلباء کے تعلیمی احزاب کے مابین متعلقہ موضوع پر کوئز مقابلہ کروایا گیا جس میں ناصر اور محمود حزب نے پہلی پوزیشنز حاصل کیں۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 23 نومبر کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اِس جلسہ میں طلباء میں سے عزیزم زرناب جمیل، عزیزم عطاء الحئی اور عزیزم ابرار اعجاز نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر انگریزی میں تقاریر کیں۔ بعد ازاں طلباء کو تاریخِ اسلام کے موضوع پر ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی اور آخر میں طلباء کے مابین سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کوئز مقابلہ کروایا گیا جس میں محمود حزب نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔

دورانِ سال قرآنِ کریم حفظ کروانے کے ساتھ ساتھ طلبا کی ذہنی اور جسمانی تعلیم و تربیت کے لئے بھی مختلف پروگرام ترتیب دیئے گئے جن کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

دورانِ سال طلباء کی علمی استعدادوں کو بڑھانے کے لئے مختلف وقتوں میں تلاوت، نظم، تقریر، حفظ ادعیہ و احادیث اور اذان جیسے علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔

مورخہ 18 مئی کو سالانہ کھیلوں کا انعقاد ہوا۔ طلباء کے تین مختلف احزاب (نور، ناصر اور محمود) کے مابین مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے۔

دوڑ، ریلے ریس، فٹ بال، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، رسہ کشی، لمبی چھلانگ۔

طلباء نے نہایت جوش و خروش سے تمام مقابلوں میں حصہ لیا۔ کھیلوں کے اختتام پر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حفاظ میں انعامات تقسیم کئے۔

سالانہ کھیلوں کے علاوہ نومبر میں سکول کی بریک کے دوران احزاب کے مابین باسکٹ بال کی لیگ کا انعقاد کیا گیا۔ اِس کا فائنل مورخہ 5 دسمبر کو ہوا جس میں نور حزب کی ٹیم فاتح قرار پائی۔

اِس کے علاوہ دورانِ سال جامعہ احمدیہ اور حفظ القرآن سکول کے بعض مشترکہ تفریحی پروگراموں مثلاً پکنک، Snow Tubing، وغیرہ میں بھی طلباء نہایت جوش و خروش کے ساتھ شامل ہوئے۔

رمضان المبارک میں بھی حفظ القرآن سکول کے تمام طلباء اور اساتذہ نے کینیڈا کی مختلف مساجد میں نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔

درج ذیل طلباء نے سال 2017ء میں قرآن کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت پائی۔

نام	ولدیت	جماعت	تکمیل حفظ	دورانیہ
حافظ ریان میاں	مکرم ادریس احمد صاحب	ایڈمنٹن	27 نومبر 2017ء	1 سال، 3 ماہ
حافظ عطاء الحئی	مکرم طاہر احمد صاحب	پیس ویلج	13 دسمبر 2017ء	1 سال، 3 ماہ
حافظ مرغوب احمد	مکرم بشارت احمد صاحب	پیس ویلج	15 مئی 2017ء	2 سال، 8 ماہ
حافظ کاشر منصور	مکرم خاور احمد منصور صاحب	پیس ویلج	15 مئی 2017ء	2 سال، 8 ماہ
حافظ وجیہ اللہ خان	مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب	پیس ویلج	17 نومبر 2017ء	3 سال، 2 ماہ
حافظ موحد اللہ	مکرم رانا رفیع اللہ صاحب	کیلگری	26 نومبر 2017ء	3 سال، 2 ماہ
حافظ فیصل محمود	مکرم فضل محمود صاحب	پیس ویلج	26 نومبر 2017ء	3 سال، 2 ماہ
حافظ عطاء الخبیر	مکرم ملک عطاء العزیز صاحب	پیس ویلج	11 دسمبر 2017ء	3 سال، 3 ماہ
حافظ حارث عمر خالد	مکرم خالد عمر چوہدری صاحب	بریمپٹن	19 دسمبر 2017ء	3 سال، 3 ماہ
حافظ سلمان محمد قریشی	مکرم محمد نصیر قریشی صاحب	پیس ویلج	21 فروری 2017ء	3 سال، 5 ماہ
حافظ تنزیل احمد	مکرم سجاد اختر صاحب	ویسٹن نارتھ	28 اپریل 2017ء	3 سال، 7 ماہ

حافظ ریان میاں

حافظ عطاء الحی

حافظ مرغوب احمد

حافظ کاشر احمد

حافظ وجیہ اللہ خان

حافظ موحد اللہ

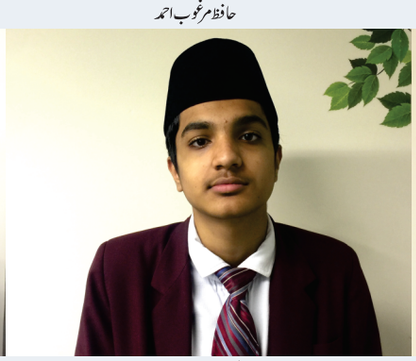

حافظ فیصل محمود

حافظ عطاء النبیر

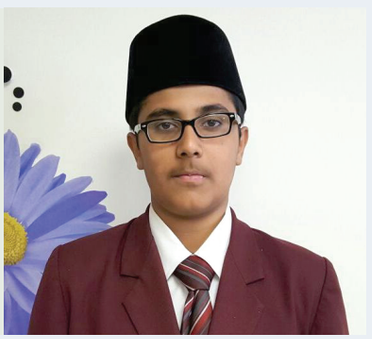

حافظ حارث عمر خالد

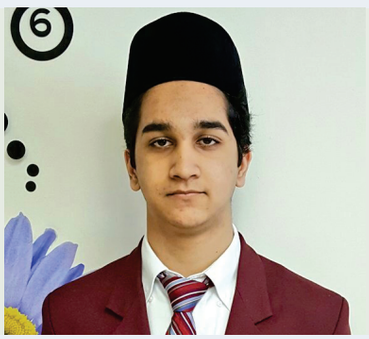

حافظ سلمان محمد قریشی

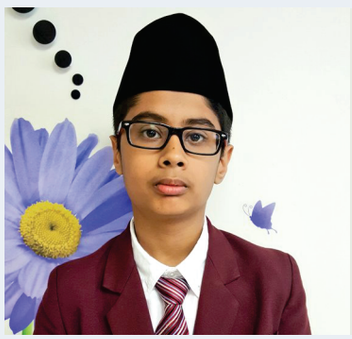

حافظ تنزیل احمد

مسجد بیت الاسلام میں جلسہ یوم خلافت کی تقریب

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

خلافت احمدیت دراصل تسلسل ہے اُس خلافت مبارکہ کا جو آقا ومولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جاری ہوئی اور خلافت راشدہ کہلاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل جماعت کے اندر روحانی خلافت کو قدرت ثانیہ کا نام دیا اور قیامت تک جاری رہنے کی بشارت دی۔ اسی وصیت کے تحت 27 مئی 1908 کو حضرت حکیم الحاج مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے خلیفہ مقرر ہوئے اور اب اِس قدرت کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مبارک مسند پر فائز ہیں۔ اس بابرکت نظام خلافت کے 110 سال اسلام احمدیت کی سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں، مخالفت کی آندھیاں اِس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں، دنیا بھر میں جماعت احمدیہ 27 مئی کے دن خلافت سے اپنی والہانہ محبت اور وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔

یہاں کینیڈا میں بھی تمام چھوٹی بڑی جماعتیں اِس الٰہی نظام پر اپنی عقیدت کے موتی نچھاور کرنے کے لئے یوم خلافت کے جلسے منعقد کرتی ہیں۔ پیس ویلج اور وان کی جماعتوں نے یہ جدت پیدا کی کہ اِس دن کو بھرپور انداز میں منانے کے لئے اجتماعی طور پر وسیع انتظام کیا اور خوشگوار موسم کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مسجد بیت الاسلام کے سرسبز کشادہ لان پر خوبصورت اسٹیج سجا کر حاضرین کی تفریح طبع کا موقع بھی فراہم کیا، لجنات کو بھی ایوان طاہر کے وسیع ہال میں ایک گونہ راحت میسر آئی۔

سات بجے شام محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت تقریب کا آغاز ہوا، آپ کے ہمراہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، دیگر مقررین حضرات اور دونوں لوکل امراء تشریف فرما تھے۔ مکرم سیّد مبشر احمد صاحب نے سورۃ نور کی آیات نمبر 55 تا 56 کی تلاوت کی آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم حماد احمد صاحب اور اردو ترجمہ مکرم نوید احمد صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد

جامعہ کینیڈا کے طلباء نے ایک ترانہ پیش کیا۔

خلیفہ دل ہمارا ہے خلافت زندگانی ہے
خلافت فصل گل بھی ہے بہارِ جاودانی ہے

ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم فاتح ملک صاحب نے پیش کیا۔

Hallmark of True Khilafat

سچی خلافت کی خصوصیات کے موضوع پر مکرم مولانا امتیاز احمد سراء صاحب مربی سلسلہ وان نے انگریزی میں خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ خلافت ہی وہ عمل اور راستہ ہے جو نبوت کے کام کو جاری رکھتا ہے اور مرور زمانہ کے ساتھ چھا جانے والے اندھیروں کو دور کرتا ہے۔ اِس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قران کریم میں حبل اللہ کا لفظ استعمال فرمایا اور مومنین کی جماعت کو اِس سے چمٹے رہنے کی ہدایت فرمائی۔ ماضی میں خود ساختہ خلافتوں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا صاحب نے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اِس بات کی گواہ ہے کہ یہ ربانی انتظام حوادث کی آندھیوں کے باوجود خدا تعالیٰ سے تائید ونصرت پا کر آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے 25 سال کی عمر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندرونی اور بیرونی تمام خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا کیا اور احرار کی شورشیں جماعت احمدیہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے سارے ایوان نمائندگان کا تنہا مقابلہ کیا اور احباب جماعت کو مسکراہٹوں کے تحفے دیئے، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خدا تعالیٰ کی پناہ میں مرکز سے ہجرت فرمائی اور اُس وقت کے آمر جنرل ضیاء الحق کے عبرتناک انجام کا مشاہدہ ساری دنیا نے کیا۔ حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرشوکت خطاب کے اقتباس سے نعروں کی گونج میں آپ نے خطاب کو ختم کیا۔

خلافت سے اطاعت

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے خلافت سے اطاعت کے موضوع پر اپنے کلیدی خطاب کا آغاز سورۃ نور کی آیات نمبر 56-55 کی تلاوت سے کیا اور حدیث نبویؐ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے خلافت کو مضبوطی سے تھامنے کے بارہ میں فرمایا تھا۔ خلافت احمدیہ کے سو سالہ دور میں اطاعت کے معیار اور اُس کے عملی نمونوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ایک انتہائی اہم ایمان افروز واقعہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سُنایا۔ جب مصری عالم محترم مصطفیٰ ثابت صاحب نے حضرت چوہدری صاحبؓ سے اُن کی بے پناہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا راز پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ

I was always obedient to Khilafat.

کہ میں نے ہمیشہ خلیفۃ المسیح کی اطاعت کی تھی۔

مکرم مولانا صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شدھی کی تحریک کے بعد احباب جماعت کو زندگیاں وقف کرنے کا مطالبہ کیا اور جماعت نے بے دریغ اپنے بیٹوں کو حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دیا اور مردوں کے ساتھ خواتین بھی پیچھے نہ رہیں۔ اِسی طرح تقسیم ہند کے وقت قادیان کی حفاظت کے لئے نوجوانوں نے خود کو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قربانیوں کا یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوا۔ خلافت کے ہر دور میں اطاعت کے بے مثال نمونے سلسلہ احمدیت کو مضبوط تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اطاعت قربانی کے بغیر ممکن نہیں، یہ قربانی مال، جذبات اور وقت کا تقاضا کرتی ہے۔ ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم اطاعت کے معیار سے کہیں پیچھے تو نہیں ہیں۔ اطاعت کے مقام کو سمجھتے ہوئے دیکھنا ہوگا کہ ہم اطاعت کے کس معیار پر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جاننا ضروری ہے کہ ساری برکتیں خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

محترم امیر صاحب کا خطاب

جلسہ کے آخر میں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خلفاء احمدیت سے کام کے ذاتی تجربات پر مبنی ایک دلچسپ اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے 1962ء میں بیعت کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقاتوں کے بارہ میں بتایا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں 1974ء کے حالات اور روح پرور ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ اِسی طرح آپ نے خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ سے جماعتی کاموں اور دفتری ملاقاتوں کے ایمان افروز واقعات سُنائے۔ آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تربیتِ اولاد اور عبادات کی طرف مسلسل توجہ کے بارہ میں یاددہانی کروائی اور بتایا کہ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود حضور انور کی تمام تر توجہ نماز کی طرف ہے کہ کسی طرح جماعت کا ہر فرد نمازی بن جائے۔

اجتماعی دُعا سے قبل محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں اِس کامیاب تقریب کے انعقاد پر پیس ویلج اور وان جماعتوں کے اُمراء کی کوششوں کو سراہا اور اِس اجتماعی کوشش کو خلافت کی ایک برکت قرار دیا۔ اِس اجلاس میں مردوں اور خواتین کی حاضری 2,700 کے لگ بھگ تھی۔ افطار کا خصوصی اہتمام تھا۔ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک شام

بزمِ شعروسخن ریکسڈیل کے زیرِ اہتمام بروز ہفتہ 5 مئی 2018ء نو بجے شب اردو اور پنجابی زبان کے معروف شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک شام ریکسڈیل ویسٹن جماعت نے منعقد کی۔

سامعین میں 60 سے زیادہ احبابِ حلقہ انصار وخدام شامل تھے اور سبھی نے اول تا آخر انتہائی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔صدارت کے فرائض مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب ، لوکل امیر جماعت احمدیہ ویسٹن نے انجام دیئے۔ جب کہ انتظامی امور مکرم محمد زبیر صاحب، صدر حلقہ ریکسڈیل اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم محمد عثمان صاحب خان صاحب نے نبھائے۔

بعد از نمازِ مغرب، بزم شعروسخن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ستار زبیر صاحب نے کی ۔ اور اس کے بعد مکرم عبد السلام منور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم شیریں کلام سے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے ۔جس کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوا۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

جس کے بعد تقریبِ مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔مہمان شاعر قدسی صاحب کو صدرِ مجلس نے اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ ان کے ہمراہ منتظمِ مشاعرہ زبیر صاحب اور معروف شاعر مبشر احمد خورشید صاحب انجینئر کو بھی اسٹیج پر آنے کے لئے مدعو کیا۔

مہمان خصوصی کا تعارف

اسٹیج سیکرٹری مکرم محمد عثمان خان صاحب نے مہمان شاعر کا مکمل تعارف سامعین سے یہ کہتے ہوئے کرایا کہ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ قدسی صاحب ہمارے درمیان بنفسِ نفیس موجود ہیں۔عثمان صاحب نے بتایا کہ قدسی صاحب کی ولادت 1948ء میں شیخوپورہ کے ایک قصبہ کرتو میں ہوئی۔ 1968ء میں ملازمت کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے۔ بعدہ آپ نے ان کی شاعری اور ادبی مجموعوں کا ذکر کیا۔اس ضمن میں انہوں نے انکشاف کیا کہ ان کی سب سے پہلی نظم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات پر ماہنامہ خالد ربوہ میں چھپی۔جس کے بعد سے ان کی نظمیں، غزلیں اور مضامین مختلف ادبی پرچوں، رسالوں اور اخباروں کے ساتھ ساتھ ہفت روزہ لاہور، ماہنامہ خالد، انصاراللہ اور روزنامہ الفضل ربوہ، ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن یوکے اور جریدہ ہفت روزہ بدر قادیان میں چھپ رہے ہیں۔ یوں ان کا ادبی سفر نصف صدی سے جاری وساری ہے۔آپ نے مزید بتایا کہ قدسی صاحب نے 1972ء میں اپنا کلام ریڈیو پاکستان لاہور کے مشاعرہ میں پڑھا۔ پھر اسی سال ان کے ساتھ ایک شام بھی وہیں منائی گئی تھی۔ان کے تقریباً 40 گیت لاہور ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے ریکارڈ ہو کر نشر ہو چکے ہیں۔ 2006ء اور 2008ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں ان کو مشاعرے پڑھنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ایم ٹی اے پر ان کی نظموں کو ترنم کا لبادہ پہنا کر پیش کیا جاتا ہے۔انہوں نے سامعین کو یاد دلایا کہ قدسی صاحب کی ایک درج ذیل شعر والی مشہور نظم ایم ٹی اے پر تو اکثر سنی ہوگی۔

ہوتا ہے جیسے چودھویں کے چاند کا ظہور
وہ دیکھو !مسکراتے ہوئے آ گئے حضور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 22 جنوری 1993ء کے خطبہ جمعہ میں نہ صرف ان کی شاعری کا ذکر فرمایا بلکہ ان کی غزل کا یہ شعر بھی سنایا:

آ !تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ !قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

اسٹیج سکرٹری صاحب نے یہ بھی بتایا کہ شعبہ تعلیم پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ان کی شاعری پر مقالہ لکھا جا چکا ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب کے سرکاری پنجابی سلیبس میں ان کی نظمیں اور مضامین بھی پڑھائے جا رہے ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں ان کے حالاتِ زندگی اور شاعری کو اس سال سے نصاب میں شامل کیا جا چکا ہے۔اب تک ان کی شاعری کے آٹھ مجموعے چھپ چکے ہیں۔اور اس سے زیادہ چھپنے کے منتظر ہیں۔حاضرین کے علم میں یہ امر بھی لایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیف القصیدہ کا جماعتی تاریخ میں پہلی بار اردو منظوم ترجمہ بھی قدسی صاحب نے ہی لکھا ہے ۔آپ کی پنجابی زبان میں چار کتابوں میں سے ایک کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا القصیدہ کا منظوم پنجابی ترجمہ اور درثمین کے 313 اشعار کا منظوم ترجمہ بھی شامل ہے۔ 2006ء کو بچوں کے پنجابی رسالہ پکھیرو نے ان کی بچوں کی نظموں پر مشتمل خاص نمبر شائع کیا۔ان کی پنجابی غزلوں کی کتاب سر دل 2007ء کو بھارت میں گورمکھی رسم الخط میں بھی چھپ چکی ہے۔اسی مجموعہ سر دل کو پنجابی زبان کا سب سے بڑا اور معتبر مسعود کھدر پوش ایوارڈ مل چکا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان رائٹرز گلڈ ایوارڈ، ساغر صدیقی ایوارڈ اور 2002ء میں پاکستان ٹیلی ویژن لاہور کی طرف سے بہترین شاعر کا ایوارڈ بھی دیا جا چکا ہے۔ عثمان صاحب نے قدسی صاحب کا تعارف ان الفاظ پر ختم کیا کہ آپ پاکستان کے علاوہ بھارت، سری لنکا، تھائی لینڈ، یوکے، اور امریکہ میں اپنے کلام کا لوہا منوا چکے ہیں اور آج کے بعد اس فہرست میں کینیڈا بھی شامل ہو جائے گا۔

اس طویل تعارف کا مقصد یہ تھا کہ شرکائے محفل کو معلوم ہو کہ ان کے درمیان جماعت احمدیہ کے ایک عظیم شاعر موجود ہیں۔

مہمان خصوصی مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا کلام

اور اس کے بعد اسٹیج سیکرٹری صاحب نے مکرم قدسی صاحب کو اپنا کلام پیش کرنے کی دعوت دی۔اور آپ نے اپنے کلام کا آغاز ہی ان اشعار سے کیا۔

دعاؤں کی اسے خیرات دینا لبوں پر جو گدا بیٹھا ہوا ہے
گِلہ آواز کا کرنا نہ قدسی کہ مدت سے گلا بیٹھا ہوا ہے

اس کے بعد قدسی صاحب نے سامعین میں سے چند حاضرین

کی فرمائشوں پر اردو اور پنجابی زبان میں اپنی متعدد نظمیں اور غزلیں سنا کر بے پناہ داد وصول کی۔ ان میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

ملاؤں نے جکڑے رکھا فتووں کی زنجیر کے ساتھ
لیکن ہم نے عمر گزاری، عزت اور توقیر کے ساتھ
کثرت اور اقلیت کی تعریف بنی تاریخ کا باب
باطل شمر کے ساتھ کھڑا تھا لیکن حق شبیر کے ساتھ

پنجابی زبان

اپنیاں پیڑاں اتے روناں کوئی روناں نہیں
دوجیاں دا روناں، بڑی وڈی گل اے
وڈا بندہ ہونا اک چنگی گل اے سجناں
پر چنگا بندہ ہوناں، بڑی وڈی گل اے

مکرم مبشر احمد خورشید صاحب کا کلام

مکرم مبشر احمد خورشید صاحب انجنیئر نے بھی اپنی مقبول نظمیں اور غزلیں سامعین کے سامنے پیش کر کے خوب داد لی۔ ان کا ایک نمونہ کلام پیشِ خدمت ہے۔

شخصیت کو نہ ذات کو دیکھیں کہنے والے کی بات کو دیکھیں
بھول جائیں اگر نقائص ہوں خوبیوں کو، صفات کو دیکھیں

میری بخشش کی فکر کو چھوڑیں آپ اپنی نجات کو دیکھیں
دیکھنی ہو جو مال میں برکت آپ دے کر زکوٰۃ کو دیکھیں

مکرم محمد عثمان خاں صاحب کا کلام

آخر میں سٹیج سیکرٹری محمد عثمان خان نے بھی جماعت کے موجودہ حالات کے تناظر میں اپنی ایک نظم بعنوان معصومانہ سا سوال نہایت جذباتی انداز میں سنائی جس کا ایک قطعہ تھا۔

ارضِ پاکستان میں جتنے ہیں دینی رہنما
ان کی خدمت میں ہے میری عاجزانہ التجا
احمدی پُر امن شہری ہیں یہ سب کو علم ہے
جینے کا حق چھینتے ہیں کیوں یہ بتلائیں بھلا؟

یہ مشاعرہ محمد عثمان صاحب کے کلام پر خوب داد و تحسین کے بعد مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب، صدر مجلس کی دعا کے ساتھ رات ساڑھے دس بجے اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک شام کی چند جھلکیاں

اراکین مجلس حسن۔ دائیں سے بائیں: محترم مبشر خورشید صاحب، محترم سید طارق احمد شاہ صاحب، محترم عبدالکریم قدسی صاحب، محترم محمد زبیر صاحب، محترم محمد عثمان خان صاحب اور محترم محمد اسلم صاحب۔

بقیہ از خلاصہ خطبہ جمعہ

پس ایسا شخص جو نمازیں نہیں پڑھتا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ خلافت کے انعام سے کچھ بھی فائدہ اٹھائے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچو۔ اس کے بارہ میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت شرک میں مبتلا ہو جائے گی۔ وہ شمس وقمر یا بتوں کی پوجا نہیں کریں گے بلکہ ان کا شرک اعمال میں ریاء ہے، دکھاوا اور تصنع ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ میں بعض دفعہ روزے اس لئے چھوڑ دیتا ہوں کیونکہ میرا پیزا کا کاروبار ہے اور اس کو چکھنا پڑتا ہے۔ فرمایا کہ ایسی باتیں سن کر مجھے شرمندگی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھوڑ کر ہم اس کے انعامات کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

پھر خلافت کے انعام کے ساتھ زکوٰۃ اور مالی قربانی کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف دو لوگوں پر رشک کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہوا اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی دی ہو اور وہ لوگوں کو تعلیم دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ لوگ اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لغویات سے ہٹ جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا لغویات سے اعراض کرنے کا نتیجہ ہے۔

پھر خلافت کے ساتھ یہ شرط عائد ہے کہ مومنین اپنے اطاعت کے معیاروں کو بلند کریں۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے اس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے چاہے وہ بات ہمیں پسند ہو یا نہ ہو۔ ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر حالت میں حاکمِ وقت کی اطاعت کرنا تمہارا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کوئی قوم اس وقت تک قوم نہیں کہلائی جا سکتی جب تک ان میں اطاعت کی روح قائم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ ہو۔

حضور نے فرمایا کہ پس یہ وہ معیار ہیں جن کی حفاظت کرنا ضروری ہے یعنی نماز، شرک سے نجات، انفاق فی سبیل اللہ اور مکمل اطاعت۔ ان پر قائم رہ کر ہی ہم خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ از خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ

لیکن عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اپنی اگلی نسلوں میں عبادتوں کی روح قائم کریں۔ کیوں کہ خدا کے ساتھ تعلق کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ احمدیت نے غالب آنا ہے۔ لیکن اگر ہم نے اپنی زندگیوں میں دیکھنا ہے تو خدا کے دامن کو پکڑیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ انی قریب کی پُرشوکت آواز اس وقت آئے گی جب توحید کا ادراک رکھتے ہوئے قربانی دی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج احمدی ہر قربانی دے رہے ہیں اور احمدی ہی ''خدا کی مدد قریب ہے'' کی آواز سنیں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کی توفیق پا سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت دعائیں کریں اور اپنی دعاؤں میں شہداء احمدیت، ان کی اولادوں، پاکستان اور دوسرے ممالک میں احمدی اسیران، اغواء شدہ احمدیوں، مالی قربانی کرنے والوں، واقفین، جو ست ہیں ان کے توفیق پانے کے لئے، بیماروں، پریشان حال احمدیوں، ضرورت مندوں، مشکلات میں گرفتار احمدیوں، تمام دنیا کے احمدیوں اور ساری انسانیت کو یاد رکھیں۔ خدا تعالیٰ ہم کو کھوئی انسانیت کو اللہ کی طرف بلانے کی توفیق دے اور ہمیں اس پیغام کو دنیا میں احسن رنگ میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 11 نومبر 2011ء)

عید مبارک

مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب

عید سب کے لئے مبارک ہو!
سب کو خوشیوں میں کیجئے شامل!
ساری بستی میں بانٹ کر خوشیاں
اپنی خوشیوں کو کیجئے کامل!

تعریف وہ جو دشمن کرے

مدیر رسالہ ترجمان القرآن کے نام ایک مکتوب

''میں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے گمراہ کن مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے۔ اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حد وحساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے، نائبینِ رسولؐ کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے، کیونکہ خدا کی تائید میرے شاملِ حال ہے۔ تم جب بھی میرے مقابلہ آؤ گے، ہر مرتبہ ذلیل و نامراد ہوتے رہو گے، اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غائب سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ... دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔''

(ماہنامہ ترجمان القرآن۔ اگست 1954ء، صفحہ 57-58 بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ اگست 1954ء، صفحہ 11)

نوٹ: گزشتہ ماہ احمدیہ گزٹ کینیڈا جولائی 2018ء کے شمارہ کے صفحہ 10 پر سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے رسالہ ترجمان القرآن کا ایک اقتباس شائع ہوا تھا۔ جس میں نادانستہ سہو ہو گئی تھی۔ وہ تحریر مودودی صاحب کی نہیں تھی بلکہ مدیر رسالہ ترجمان القرآن کے نام ایک مکتوب تھا۔ ادارہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔

مکرم انصر رضا صاحب واقف زندگی ٹورانٹو نے ترجمان القرآن اور ماہنامہ الفرقان ربوہ کا مذکورہ بالا اقتباس کی عکسی نقول بھجوائی ہیں، جس کے لئے ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

اعلانِ نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم طارق محمود صاحب ونڈسر کی صاحبزادی محترمہ ماہم طارق صاحبہ کا نکاح مکرم محمد اسحاق ساجد صاحب، صدر جماعت احمدیہ سکاربروساؤتھ کے صاحبزادے مکرم محمد سلمان ماجد صاحب ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ جے ٹی اے ایسٹ کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار کینیڈین ڈالر (15,000$) حق مہر قرار پایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 جنوری 2018ء کو بعد نماز عصر مسجد بیت الفضل لندن میں اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ دلہن، مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس کی پوتی اور محترم ممتاز احمد خاں صاحب ونڈسر کی نواسی جب کہ دلہا، مکرم محمد ابرہیم شاد صاحب شاعر احمدیت کے پوتے اور مکرم راجہ ناصر احمد صاحب مرحوم سیکرٹری ضیافت کراچی کے نواسے ہیں۔

تقریب شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مبشر احمد صاحب شہید کراچی کی صاحبزادی محترمہ یُمنیٰ مبشر صاحبہ کی شادی خانہ آبادی مکرم امتیاز الحق صاحب، سپرنگ ڈیل بریمپٹن کے صاحبزادے مکرم احتشام الحق دانیال صاحب کے ساتھ 26 جنوری 2018ء کو الحنا گارڈن بنکوٹ ہال کراچی میں منعقد ہوئی۔ جس میں اعزا و اقارب، کینیڈا سے آئے ہوئے مہمانوں کے علاوہ دیگر دوست احباب نے شرکت کی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اگلے روز 27 جنوری کو مکرم امتیاز الحق صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم احتشام الحق دانیال صاحب کے ولیمہ کی تقریب کا اہتمام شام مہران بنکوٹ ہال کراچی میں کیا۔ اعزو اقارب اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادتیں

☆ عائذہ نجمہ احمد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وقار احمد صاحب اور محترمہ نائلہ احمد صاحبہ (ممبر احمدیہ گزٹ ٹیم) کو مورخہ 30 مئی 2018ء کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسری بیٹی عائذہ نجمہ احمد سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری طاہر احمد بسرا صاحب آف وینکوور کی پوتی اور مکرم میجر بشیر احمد صاحب مرحوم آف دارالرحمت غربی ربوہ کی پڑپوتی ہے۔ اسی طرح نومولودہ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی نواسی اور مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم آف دارالرحمت غربی ربوہ کی پڑنواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ عائذہ کو عمرِ دراز عطا کرے، خادمہ دین، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔

☆ ابراہیم ظافر احمد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ابرار احمد صاحب اور محترمہ بارعہ احمد صاحبہ کو مورخہ 13 اپریل 2018ء کو ایک بیٹے ابراہیم ظافر احمد سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری طاہر احمد بسرا صاحب آف وینکوور کا پوتا اور مکرم میجر بشیر احمد صاحب مرحوم آف دارالرحمت غربی ربوہ کا پڑپوتا ہے۔ اسی طرح نومولود مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب کاہلوں آف وینکوور کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود ابراہیم ظافر احمد کو عمرِ دراز عطا کرے، خادمِ دین، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین

☆ زائرہ میاں

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ادریس میاں صاحب اور محترمہ سائرہ میاں صاحبہ، ایڈمنٹن کو 21 دسمبر 2017ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ''زائرہ میاں'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم انیس میاں صاحب ایڈمنٹن کی پوتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی اور مکرم صادق محمد صاحب سابق ٹیچر نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ حال ویسٹن ساؤتھ کی نواسی اور مکرم مولانا صالح محمد صاحب سابق مربی سلسلہ گھانا کی پڑنواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچی کو خادمہ دین اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

نمایاں کامیابی

مکرم ادریس میاں صاحب اور محترمہ سائرہ میاں صاحبہ، ایڈمنٹن کے صاحبزادے عزیزم ریان میاں سلمہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حفظ القرآن سکول کینیڈا سے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ عزیزم ریان میاں نے نومبر 2017ء میں قرآن کریم نہایت محنت، شوق اور لگن سے ایک سال اور تین ماہ کی مدت ختم کر کے حفظ القرآن سکول میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ الحمدللہ۔ اور اب فروری 2018ء میں دہرائی کا دور بھی مکمل کر لیا ہے۔ رمضان المبارک کے موقع پر انہیں مسجد بیت الہادی ایڈمنٹن میں نماز تراویح پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ عزیزم ریان میاں مکرم انیس میاں صاحب ایڈمنٹن کے پوتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے اور مکرم صادق محمد صاحب سابق ٹیچر نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ حال ویسٹن ساؤتھ کے نواسے اور مکرم مولانا صالح محمد صاحب سابق مربی سلسلہ گھانا کے پڑنواسے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم ریان میاں سلمہ کو دینی و دنیوی ترقیات حسنہ سے نوازے اور اپنے بے شمار فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

ادارہ ان نکاحوں، شادی و بیاہ، ولادتوں اور کامیابیوں کے مواقع پر ان کے جملہ اعزا و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم مسعود احمد خاں صاحب

18 جون 2018ء کو مکرم مسعود احمد خاں صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 19 جون 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 20 جون 2018ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

نے دعا کرائی۔ آپ، مرحوم دعا گو بزرگ محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی آف کراچی کے صاحبزادے تھے۔ نارتھ ناظم آباد کے صدر جماعت تھے۔ ہومیو پیتھک سے لوگوں کا رضا کارانہ طور پر علاج معالجہ کرتے تھے۔ مکرم نسیم احمد خاں صاحب شہید کراچی کے بھائی تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت واردات رکھتے تھے، بہت مخلص گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ مرحوم لمبا عرصہ علیل رہے، ان ایام میں یہاں یک وتنہا تھے۔ اس دوران مکرم ملک عبدالحمید صاحب پیس ویلیج نے بڑے اخلاص سے ان کی تادم آخر غیر معمولی دیکھ بھال کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اپنے فضل سے ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ مرحوم کے پسماندگان میں چار بھائی مکرم محمد شمیم خاں صاحب لاہور، مکرم ناصر احمد خاں صاحب کراچی، مکرم مبارک احمد خاں صاحب کراچی، مکرم ڈاکٹر طاہر احمد خاں صاحب یوکے، ایک بہن محترمہ امۃ الودود صاحبہ لاہور اور دو بھتیجے مکرم قمر محمود خاں صاحب کارنوال اور مکرم اکبر محمود خاں صاحب پیس ویلیج یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

22 جون 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلیج نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ

05 اپریل 2018ء کو محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ عمر 57 سال ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسماندگان میں دو بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، مکرم دبیر احمد گوہر صاحب بریمپٹن کی بھابھی تھیں۔

☆ محترمہ آنسہ فرحت صاحبہ

18 مئی 2018ء کو محترمہ آنسہ فرحت صاحبہ عمر 52 سال کراچی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترمہ راشدہ سمیع اللہ صاحبہ پیس ویلیج سینئر ویسٹ کی بھابھی تھیں۔

☆ محترمہ آنسہ تنویر صاحبہ

18 مئی 2018ء کو محترمہ آنسہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب عمر 54 سال کراچی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر، ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ، محترمہ فہمیدہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد خورشید صاحب کی چھوٹی بہن، محترمہ منورہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم طارق نسیم صاحب وڈبرج، محترمہ ساجدہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر محمود رسول صاحب پیس ویلیج، محترمہ منزہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشافی خاں صاحب بریمپٹن کی خالہ تھیں۔

☆ محترمہ پروفیسر نصرت حمزہ صاحبہ

27 مئی 2018ء کو محترمہ پروفیسر نصرت حمزہ صاحبہ عمر 56 سال کراچی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس کراچی میں پڑھاتی تھیں۔ مرحومہ، مکرم حمزہ بن عبدالقادر صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ ان کا شہداء کے خاندان سے تعلق تھا۔ آپ، محترمہ ماریہ النصر صاحبہ، صدر لجنہ مارکھم کی خالہ زاد اور محترمہ بشریٰ سلمان صاحبہ وان کی چچازاد، محترمہ یاسر قمر صاحبہ اور محترمہ صفورہ اعجاز صاحبہ بریمپٹن کی پھوپھی زاد بہن تھیں

☆ مکرم محمد بشیر صاحب

28 مئی 2018ء کو مکرم محمد بشیر صاحب عمر 69 سال Phoneix, Arizona میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مخلص احمدی، داعی الی اللہ اور خلافت سے عقیدت اور ارادت رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ اور سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نورالدین بشیر صاحب بریمپٹن کے والد تھے۔

☆ مکرم سردار مجیب اللہ خاں صاحب

29 مئی 2018ء کو مکرم سردار مجیب اللہ خاں صاحب عمر 87 سال ڈیرہ غازی خاں میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ مرحوم نے پسماندگان میں چھ بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حمید اللہ خاں صاحب سیسکا ٹون، مکرم نصر اللہ خاں صاحب بریمپٹن، محترمہ امۃ الرؤف احسان صاحبہ اہلیہ مکرم بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور احسان صاحب ویسٹن کے والد تھے۔

☆ مکرم ملک محمد مظہر الدین صاحب

28 مئی 2018ء کو مکرم ملک محمد مظہر الدین صاحب عمر 49 سال جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسماندگان میں اہلیہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، محترمہ زاہدہ ملک صاحبہ اور محترمہ شاہدہ خاں صاحبہ پیس ویلیج کے بھائی تھے۔

☆ مکرم جمال الدین صاحب

یکم جون 2018ء کو مکرم جمال الدین صاحب عمر 108 سال لندن یوکے میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نیک صالح دعا گو بزرگ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم محمد لطیف صاحب پیس ویلیج ویسٹ کے ماموں تھے۔

☆ عزیزہ سیدہ امۃ الحی سحر

03 جون 2018ء کو عزیزہ سیدہ امۃ الحی سحر بنت مکرم سید کلیم احمد صاحب عمر 11 سال ناصر آباد ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم سید کرامت اللہ شاہ صاحب مرحوم سابق کارکن وکیل القانون تحریک جدید ربوہ کی پوتی اور مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بھتیجے کی بیٹی تھیں۔

☆ مکرم ظفر احمد مظفر صاحب

04 جون 2018ء کو مکرم ظفر احمد مظفر صاحب عمر 64 سال نارووال میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم، محترمہ راشدہ رانا صاحبہ وان کے بہنوئی تھے۔

☆ مکرم شیخ جمیل احمد رشید صاحب

16 جون 2018ء کو مکرم شیخ جمیل احمد رشید صاحب عمر 91 سال نارووال میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم شیخ محمود احمد رشید صاحب وان اور مکرم مقصود احمد رشید صاحب رچمنڈ ہل کے والد تھے۔

ادارہ ان مرحومین کے تمام ورثاء سے تعزیت پیش کرتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین